



[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]



سیدہ است پس حق دینی شرعی برعت همان است که سابق ذکر کردیم آری معنی مذکور اخیر طبعی اگر  
 اصطلاحی گویند را مشاحه فیہ داین معنی یعنی لغوی برابر اندر عدم ارادہ در کلام شارح اور بعد  
 اسکے بیچ رد قول اوس شخص کے کہ کہا اے عبارت حدیث عام مخصوص البعض است لکھتے ہیں  
 حدیث عام است باقی برعموم خود غیر مخصوص البعض است چنانکہ اکنون دریافتی تخصیص البعض  
 برارہ غیر معنی شرعی و این غیر مراد است چنانکہ اکنون گذشت پس باوجود صحت معنی شرعی گذشتہ  
 غیر معنی شرعی گرفتن باز بنا بر صحت کلام انصح عرب عجم صلی اللہ علیہ وسلم محل تخصیص کردن کجاست  
 و بعد ازین در تحت عبارت قاضی حیاض کل ما احدث بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فهو بدعہ الی ان قال فما وافق اصلا من السنۃ او یقاس علیہا فهو صحیح  
 وما خالف اصول السنۃ فهو ضلال کہ معنی اپنے اثبات دعوی کے لیے لایا ہی را  
 علیہ لکھتے ہیں اقول ہیں است معنی لغوی لفظ بدعت زیادہ قید بعدیت باین معنی متقدم  
 محمود و ضلالت قاضی حیاض و شیخ محقق دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ ازان فرین اند کہ معنی شرعی قول  
 شرعی این لفظ را نہا مخفی مانہ چنانکہ کلام ایشان دلیل است بران حق نیست چنانکہ بر فرین دم  
 مستحلف گشتہ کہ لفظ بدعت از منقولات شرعی است نہی باشد مگر ضلالت پس محدث در دین غیر  
 ہما است کہ ضعف اصول سنن است و آنچه موافق اصل باشد از اصول سنن یا قیاس ہما اگرچہ  
 قیاس باعتبار اصل و ثبوت است تا ما با عبد اللہ بن مسعود قیاس بران محدث در دین  
 است و حقیقت اصل اصول سنن اصل مقیس علیہ است انتہی اور اسی کتاب کو میں  
 اصطلاحی رد قول مدعی کے کہ کہا اوس کہ ردی الیہم فی حسن الشافعی فی  
 کتابہ الحدیث من الامور ضرر بان ما یحدث من کثیر الف کتابا او  
 سنۃ او اصلا او اجماعا فخذہ بدعۃ ضلالۃ و ما احدث فی الخیر لا خلاف فیہ

سیدہ است پس حق دینی شرعی برعت همان است که سابق ذکر کردیم آری معنی مذکور اخیر طبعی اگر  
 اصطلاحی گویند را مشاحه فیہ داین معنی یعنی لغوی برابر اندر عدم ارادہ در کلام شارح اور بعد  
 اسکے بیچ رد قول اوس شخص کے کہ کہا اے عبارت حدیث عام مخصوص البعض است لکھتے ہیں  
 حدیث عام است باقی برعموم خود غیر مخصوص البعض است چنانکہ اکنون دریافتی تخصیص البعض  
 برارہ غیر معنی شرعی و این غیر مراد است چنانکہ اکنون گذشت پس باوجود صحت معنی شرعی گذشتہ  
 غیر معنی شرعی گرفتن باز بنا بر صحت کلام انصح عرب عجم صلی اللہ علیہ وسلم محل تخصیص کردن کجاست  
 و بعد ازین در تحت عبارت قاضی حیاض کل ما احدث بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فهو بدعہ الی ان قال فما وافق اصلا من السنۃ او یقاس علیہا فهو صحیح  
 وما خالف اصول السنۃ فهو ضلال کہ معنی اپنے اثبات دعوی کے لیے لایا ہی را  
 علیہ لکھتے ہیں اقول ہیں است معنی لغوی لفظ بدعت زیادہ قید بعدیت باین معنی متقدم  
 محمود و ضلالت قاضی حیاض و شیخ محقق دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ ازان فرین اند کہ معنی شرعی قول  
 شرعی این لفظ را نہا مخفی مانہ چنانکہ کلام ایشان دلیل است بران حق نیست چنانکہ بر فرین دم  
 مستحلف گشتہ کہ لفظ بدعت از منقولات شرعی است نہی باشد مگر ضلالت پس محدث در دین غیر  
 ہما است کہ ضعف اصول سنن است و آنچه موافق اصل باشد از اصول سنن یا قیاس ہما اگرچہ  
 قیاس باعتبار اصل و ثبوت است تا ما با عبد اللہ بن مسعود قیاس بران محدث در دین  
 است و حقیقت اصل اصول سنن اصل مقیس علیہ است انتہی اور اسی کتاب کو میں  
 اصطلاحی رد قول مدعی کے کہ کہا اوس کہ ردی الیہم فی حسن الشافعی فی  
 کتابہ الحدیث من الامور ضرر بان ما یحدث من کثیر الف کتابا او  
 سنۃ او اصلا او اجماعا فخذہ بدعۃ ضلالۃ و ما احدث فی الخیر لا خلاف فیہ





اني الله ان يقبل عمل صاحب بدعة حتى يبعث الله نورا في قلبه  
 حديث منهم اذا مات صاحب البدعة فقد فخر في الاسلام وكواه الخطيب  
 الديلمي حديث منهم ان الله يحب التوبة حتى يبعث الله نورا في قلبه  
 وكواه النبي حتى يبعث الله نورا في قلبه ان الاسلام كشيعة ثم يكون له فترة فمن كان  
 فترة الى علي وبنو علي قالوا لعل اهل النار يداووا الطبراني حديث دواؤهم  
 لا يقبل الله لصاحب بدعة صلوة ولا صوما ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة  
 ولا حجة او لا صوما ولا حجة ولا عمرة ولا حجة او لا صوما ولا حجة  
 وكواه النبي حتى يبعث الله نورا في قلبه ان الاسلام كشيعة ثم يكون له فترة فمن كان  
 فترة الى علي وبنو علي قالوا لعل اهل النار يداووا الطبراني حديث دواؤهم  
 لا يقبل الله لصاحب بدعة صلوة ولا صوما ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة  
 ولا حجة او لا صوما ولا حجة ولا عمرة ولا حجة او لا صوما ولا حجة





بدعت است و حکم آن در تیز ازین تحقیق واضح گشت که مؤلف ساله کلام شیخ عبد الرزاق  
 را که برای سند خود آورده آن سند است و بطل فیه یاد بحیث لا یشرع انتی اور و دوسری جگہ آن کتاب  
 مذکور میں حج و قول معی کے کما ہی قوله ولا یمنع من کون الحدیث عاماً  
 خصوصاً قوله کل بدعة مؤکد ابطال بل یدخله التخصیص مع ذلک کقولہ  
 تذکر کل شیء اقول بان از تخمیس لفظ کل میگوید چنانکہ درین قول حق تعالی و الله  
 خلق کل شیء و قول حق تعالی و اذین من کل شیء تخمیس واقع است بلکہ چون بدعت  
 سے از لفظ بدعت مرادست بہ یکی از دو وجہ کہ مذکور شد باطل و متناخمیس باقی نماند بخلاف  
 لغوی کہ در اشیا نیکہ تدریس را بنیاد واقع میشود شایع و غالب الاستعمال نیست تا ابتدا را شایع مذکور  
 بہر ادعی شد بلکہ ابتدا ہر شے مفہوم میشود و در ملاحظہ ثانی کہ بر تقدیر عموم بالتخصیص کلام  
 حق نمیشود بعض اشیا نیکہ فعل تدریس را بنہا منکر و تخصیص اخرج کردہ باقی از ان مراد است  
 و فقرات انتہی اور اس میں دوسری جگہ تحت قول قابل کما ہی قوله و تقیید بدعت ضلالت  
 و توصیف آن بعدم ضای خدا جل علا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم درین قول و من ابتغی  
 بدعة ضلالة لا یرحمہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ است بسوی آنکہ بدعت بدعت بر لسان شایع  
 بدعت ضلالت است و خدا جل شانہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان ناراضی اند و مخالف شرع و سنت است  
 نہ آنکہ خیر است نافع در دین و داخل در عموماً شرعیہ از آن بدعت کہ آن ہدایت محسن است انتہی  
 اقول بوجہ ثابت شدہ کہ لفظ بدعت از منقولات شرعیہ بہ مثل صلوۃ و زکوۃ و غیر ہا ہر صریحاً  
 مخاطب یعنی در عرف شرع از لفظ بدعت معنی لغوی مراد است یعنی حمل بر مجاز کردن با وجود محبت  
 غیر مانع ازست ما احکام امکن العمل بالمعنی المحقیقہ سقط المعنی المجازی لا لک مستغنی  
 و المستعار لا بکراجم الامور و لا لافوار نیار علیہ لازم آمد کہ اصناف بدعت بتسلات اصناف

برای این که

موسیٰ کی بیوی

ست بروایت ترکیب اضافی وصف شدست بروایت ترکیب توصیفی تنقید در صورت ست عدم تنقید  
 در حق چنانکه توصیف آن بحد فعلیہ بیان صفت کاشف معنی بر جہت مخرج غیر مرضی ست نزد شارع  
 ست باینکہ جہت ہمیشہ مذموم ست بلسان حضرت شارح وضلالت کہ خدا جل شانہ و رسول می صلوا علیہ وسلم  
 ازان ہمیشہ ناراضی اند مخالف شرع و سنت است و اما نہ آنکہ مض آن در شرح خیرست منافع در دین نیز  
 داخل نیست در عبادات بشر عیار کتاب سنت نہ آن ہدایت ست سچ گو نہ معنی من ابتنح من احد  
 ست چنانکہ درین آیه کریمہ ابنت علی ہما مکتبا کاھا علیہم قاضی شمارا الصدہ ارشاد الطاہرین  
 کے ترجمہ میں کہتے ہیں ہر آنکہ ہر عبادت کہ موافق سنت مغنیہ ترست از الزالت نفس و تصفیہ عن جہول  
 قرب الہی لہذا از جہت حسنہ مثل بدعت سیرہ اعتبار یکند کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کل محمد و  
 بدعہ و کل بدعۃ ضلالۃ پس نتیجہ این حدیث انت کہ کل محمد ضلالۃ و بدعہ پس  
 الاشی من الضلالۃ بعد ایتہ فلا شی من الخلف بہ لایۃ و نیز حدیث آورہ ست لا یقبل  
 القول الا یقبل ما لول یقبل و کل ما لا یقبلان بدین النبیۃ والقول والفعل والبیۃ  
 لا یقبل ما لم یوافق الشیئۃ و چون اعمال غیر مطابقت سنت مقبول نباشد ثواب بران مرتب نشود  
 اور خلاف کرنا سنت کے اور مرتکب ہونا بدعت کا نہیں ہی مگر سبب ہانت سنت کے یا سببے یا دلیلی کے  
 زہد میں حضرت پر اور یہ دونوں امر مردود ہیں پس اس نے فرمایا آپ کو فتنہ و غیب عن سببہ کلکیر  
 صحیحی خواہ الہیۃ تہذیبیہ تر از اسباب دیکھو کہ ان سے ثابت ہوا حسن بدعت میں سوا ظلمت و ضلال کے  
 اسی کو سدھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بیعت بزہد و ورع کوش صدق و صفا + و لیکن بعض  
 بر معطفی + اور وہ جو بعض علماء نے بدعت کو حسنہ کہا ہی سودہ نزاع لفظی ہی جبکہ ہم حسنہ حکم  
 کہتے ہیں و سکونہ بدعت حسنہ ہیں سو مجلس شکر اور قسبیل سے نہیں ہی انہیں سے ایک صاحب  
 ہیں چنانچہ کہتے ہیں البدعۃ بدعتان بدعت حسنہ و بدعت ضلال اما کان فی خلافہ

[illegible]

ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به  
 ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به  
 ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به

ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به  
 ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به  
 ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به

مَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَهْوٍ فِي حَبْرِ الدِّمِّ وَلَا يُحَاوَرُ مَا كَانَ وَفَعَا  
 نَحْنُ عُمُومٌ مَا نَدَّبَ اللَّهُ تَعَالَى وَحَقَّ عَلَيْهِ سُوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَوٍ فِي حَبْرِ  
 الْمَدْحِ وَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِيَالٌ مُوْجُوْهُ كَلْبُجِ الْجَوْزِ وَالشَّعَاوُ وَفَعَلَ الْمَعْرُوفَ فَهَوٍ  
 الْأَفْعَالُ الْجَمْعُ دَوٌّ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ فِي خِلَافٍ مَا وَرَدَ الشَّرْعُ بِهِيَ لَنْ يَكُنِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْجَعْلَ لَهُ فِي ذَلِكَ ثَوَابًا فَهَذَا مِنْ سَنَى سُنَّةٍ حَسَنَةٍ كَانَ  
 لَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَكَانَ فِي ضِلَالَةٍ مِنْ سَنَى سُنَّةٍ سَيِّئَةٍ كَانَ عَلَيْهِ  
 وَفَرَدَهَا وَخَرَّ مِنْ عَمَلٍ بِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّكَ كَانَ فِي خِلَافٍ مَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي شَرْعِهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ هَذَا التَّوْحِيدِ قَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذِهِ أَمَّا كَانَتْ  
 أَعْمَالُ الْخَيْرِ وَدَاخِلَةٌ فِي حَبْرِ الْمَدْحِ سَمَاءُهَا بَدْعٌ وَمَدْحُهَا لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهَا هَوًى وَأَمَّا صِلَتُهَا بِالْيَاكُنْ تَقَرَّرَ مَا وَلَمْ يُحَاوَرُ عَلَيْهِمَا وَلَا جَمْعُ  
 وَلَا كَانَتْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَّا عَمَلُهُ جَمْعُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ وَتَدْبِيرُهُمْ إِلَيْهَا  
 فَبِهَذَا اسْمَاءُهَا بَدْعٌ وَهِيَ بَدْعٌ عَلَى الْحَقِيقَةِ سُنَّةٌ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ سُنَّةٌ اخْتَلَفَ الرَّاسِخُونَ مِنْ بَعْدِهِ وَقَوْلُهُ لَقَدْ وَابَا الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ  
 أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلَى هَذَا السَّارِ بَلْ لَحُلَّ الْحَدِيثُ الْأَخْرَجَ كُلُّ حَدِيثٍ بِدْعًا أَمَّا  
 بِرَيْدٍ مَا خَالَفَ أَصُولَ الشَّرْعِ بَعْدَهُ وَكَرِهَ أَوْفَاعَ الشُّبُهَةِ وَكَثُرَ مَا يُسْتَعْمَلُ الْبَدْعُ عَنْ  
 فِي الدِّمِّ أَنَّهُمْ سَوِيٌّ صَاحِبٌ يَرَى أَوْ سَيِّئٌ كَوْنُهُ عِلْمًا مُتَقَبِّحًا مِنْ حَكْمِيَّةٍ كَيْفَ هُنَّ  
 حَسَنٌ كَمَا هِيَ أَوْ سَيِّئٌ كَوْنُهُ نَظِيرٌ أَوْ كَمَا هِيَ زَانٍ سَيِّئٌ فَتَنَانٌ مِنْ حِزْبِ صِلَى السُّلَيْمِ كَمَا هِيَ أَوْ  
 أَوْ بِرَيْدٍ مِمَّنْ أَرَادَ تَحْقِيقَ شَاخٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَعْدٌ بَوْنِي تَعْمِي أَوْ رَاجِعٌ أَوْ كَمَا كَسَى حَبِيبٌ سَهْوًا أَوْ  
 مَثَلٌ تَرَاوَجٌ كَمَا كَرِهَ غُوبَ حِزْبِ صِلَى السَّلَامِ كَمَا تَعْمِي مَكْرِبُ سَبَبٌ يَادُ تِي شَوْقٌ مَحَابِرُ كَمَا كَرِهَ خُفَّ تَحَا

ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به  
 ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به  
 ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به

ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به  
 ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به  
 ان من انزل من السماء ماء فاشربوا منه ولا يغترفوا به

[illegible]

لا يخرج من المحنة ولا يخرج من المحنة ولا يخرج من المحنة  
 أحمد والرمزي والطبراني والطبراني وأبو أحمد هكذا  
 الله تعالى نظر في قلوب العباد فأختار محمد أجمعين برسالة  
 فأختار له أخصا فجعله من أصداد دينه وورثه نبيه فأمره  
 فهو عند الله حسن وأمره المسلمين فيمنه فهو عند الله قبيح ولا شك أن  
 الأكرم في المسلمين ليس المطلق الحسن لأن الحسن في حقيقته  
 السلام مستغنون أمي على قلب سبعين فرقة كلهم في النار لا واحد  
 لأن كل من فرق الأمة مسلم يرى مذهبه حسنا فليكن أن لا يكون  
 فرقة في النار وكذا بعض المسلمين يرى شيئا حسنا وبعضهم يرى قبيحا فليكن أن  
 لا يميز الحسن من القبيح بل هو إما العهد والميثاق ما ذكر في قوله  
 فأختار له أخصا فليكون المراد بالمسلمين الصحابة فقط ولا يستغراق خصائص  
 الحسن فبراد بالمسلمين أهل الإجماع الذين هم الكاملون في صفات  
 صرا المطلق إلى الكمال لأن المطلق عند عدم القرينة ينصرف إلى الصريح  
 الكامل وهو المجهد فليكون المعنى ما رآه الصحابة وأهل الإجماع حسنا  
 فهو عند الله حسن وأمره الصحابة وأهل الإجماع فيمنه فهو عند  
 الله قبيح ويحتمل أن يكون الاستغراق الحقيقي فيكون المعنى ما رآه جميع  
 المسلمين حسنا فهو عند الله حسن وأمره جميع المسلمين فيمنه فهو عند  
 الله قبيح وما اختلف فيه فالعبرة حينئذ في القرنين المشهود لهم بالحجة والبرهان  
 المشهود لهم بالكذب وعدم الإجماع في قولهم عليه السلام خير القرون قرني

[illegible]



[illegible]

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



مراد اس میں مگر یہ کہ جو چلارہ اچھی اسلام میں جسکا اچھا بن اسلام میں معلوم ہو چکا ہی تعلق سے کہ  
 سنت حقیقہ اور حکمیہ ہی اور قائم رہا وہ اوپر اوس کے لیے ہی یہ اجر نہ اوس کسی کے لیے کہ جو بنا پر  
 احداث کرنے میں اور اوس کو اپنے زعم کے بموجب اچھا جانے اوس کے لیے یہ اجر و ثواب ہی خواہ  
 اوس کی اصل کتاب سنت کے پانی جاوے یا نہ پانی جاوے اور اسی کو بیان فرمایا حضرت نے اپنے قول مبارک  
 میں من اتحی سنة من سنتی قد امنت بھن فان له من الاجر مثل اجر من عا  
 ینا من غیر ان ینقص من اجرہ شیئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا یرضھا اللہ  
 ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثم من عجل بھا الا ینقصنک من اوزارہم  
 شیئا اور من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر ما کثر شعبہ صیۃ میں ہر  
 اوس ابقا ما کان فی الاسلام علی ما کان فی الاسلام ہی نہ اعدام ما کان فی الاسلام  
 علی غیر ما کان فی الاسلام اور نہ احداث فی الاسلام علی غیر ما کان فی الاسلام ہی  
 فافہم اور اسی پر قیاس کیا جائے جملہ اخیرہ اور بعض محققین نے اپنے تصنیفات میں اس کے تحت  
 میں یوں لکھا ہے کہ اس حدیث کے ہمارے زمانے کے لوگوں نے یہ سند بکڑی ہی کہ جو شخص اچھی بات  
 دین میں نکالے وہ بدعت حسنہ ہی اور جو بری نکالے وہ بدعت سیئہ ہی اور یہ سب جو انکی بالکل  
 غلط ہی دو وجہ سے ایک تو یہ کہ وہ لوگ میں سنن سنۃ حسنۃ کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ  
 جو شخص اچھی بات نکالے حالانکہ اوس کے یہ معنی نہیں بلکہ اوس کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص اچھی بات نکالے  
 اسے یعنی وہ بات پہلے سے تو نکلی ہوئی ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خوبی  
 بتادی ہو اور اوس نکلی بات کو جو شخص رواج دے اوس کے واسطے یہ ثواب ہی نہ یہ کہ اپنی طرف کوئی  
 بات نکال کر اور اوسکو اچھا سمجھا کر رواج دے اور نہ جس حدیث کے یہ معنی بیان کیے اوسکی دلیلین  
 ہیں ایک تو یہ کہ اس حدیث کے ظاہر ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کا تو حکم دیا تھا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

گور و اج اسکا بانی تھا پھر جس شخص کے پہلے لا کر دیا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم  
 کو رواج دیا کہ اس کے دیکھا دیکھی اور لوگ بھی لائے اس واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
 پہلے شخص کی بڑائی اور اس کو زیادہ ثواب کی بشارت دی آپ معلوم ہو گیا کہ اس حدیث کو کوئی نئی بات  
 نکالنی مراد نہیں بلکہ جو بات کہ حضرت کے اصحاب و تابعین اور تبع تابعین کے وقت میں نقل ہوئی ہی  
 اور کچھ انکار و سہ جہاری نہیں ہوا اس واسطے رواج دینا مراد ہی اور دوسرے یہ کہ قاعدہ ہی کہ ایک حدیث  
 دوسری حدیث کی تفسیر ہو جاتی ہی آپ دیکھو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث  
 میں یہی بات فرمائی ہی عَنْ بِلَالٍ ابْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ سُنَّةَ مَنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِنْتُ بِكَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَا حُجْرَ مِثْلَ الْحُجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا  
 مِنْ خَيْرٍ لَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ هَذَا شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بَدْعًا ضَلَّالَةً لَا يَرُدُّهَا اللَّهُ  
 رَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ اثْنَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِ هَذَا شَيْئًا  
 یعنی مشکوٰۃ شریف کی باب الاعتصام بسنتہ میں بلال بن حارث مزی نے یہ حدیث نقل کی ہی بخیر  
 نے یہ بات کہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے زلفہ کیا یعنی رواج دیا میری ہی سنت  
 کو کہ مگر تھی یعنی چھوٹ گئی تھی میرے بعد تو اس کے لیے اون لوگوں کے مانند ثواب ہی جو اس  
 سنت پر عمل کریں گے بغیر اسکے کہ اون لوگوں کے ثواب میں سے کچھ گئے اور جس شخص نے نکالا ہے  
 گمراہ ہے کو نہیں جانی ہوتا اس سے اسے اور رسول و اسکا ہو گا اور میرا دسکا گناہ مانند گناہ  
 اون لوگوں کے جو اس پر عمل کریں گے بغیر اسکے کہ اون لوگوں کے گناہوں میں سے کچھ گئے  
 اب غور کرو کہ اون دونوں حدیثوں کا ایک مطلب ہی پہلی حدیث میں فرمایا مَنِ اسَنَّ  
 سُنَّتِي حَسَنَةً اَوْ رَدَّ دُوسری میں فرمایا مَنْ أَحْبَبَ سُنَّةَ مَنْ سُنَّتِي اس سے معلوم ہوا کہ  
 مَنْ اس کے اور مَنْ اس کے معنی ایک ہیں اور مَنْ اس کے معنی تو رواج دینے اور جاری کر دینے

تو من من کے بھی یہی معنی ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ جو شخص من من کے معنی نئی بات  
 نکالنے کے سمجھتے ہیں اولیٰ سبب بالکل غلط ہی مگر ان جنون میں لوگوں کو ایک شبہ پر نگاہ رکھ کر  
 جگہ من من من کے معنی رواج دینے کے اور جاری کر نیکی ٹھہرے تو دوسری جگہ اسکے معنی  
 دینے اور جاری کر نیکی کیونکر ہو سکتے ہیں اگر یہاں بھی یہی معنی ٹھہریں تو اسکے معنی ہوں گے کہ  
 دین میں جو برائے طریقہ نکلا ہو اسی اگر اس کو کوئی رواج دے اور جاری کرے تو اس کو حدیث  
 اور اسلام کا کوئی طریقہ برا ہی نہیں سو یہ نادانی ہی اس لیے کہ حضرت نے خود بتا دیا ہے کہ دوسری  
 جگہ من کے معنی رواج دینے کے نہیں ہیں بلکہ نئی بات نکالنے کے ہیں اس لیے کہ پہلے من  
 من کے مقابل میں من احی اور دوسرے کے مقابل میں من ابتوع فرمایا ہی پس معلوم ہوا کہ  
 اول کے معنی من احی اور دوسرے کے معنی من ابتوع کے ہیں اور احی کے معنی رواج دینے  
 اور ابتوع کے معنی نئی بات نکالنے کے ہیں انتہی اور نہیں داخل ہی اس میں بنانا دوسرے  
 خاتما ہوں اور باطلوں اور مہمان مراد علم نحو و صرف کلام غیرہ کہ امورات خسیس ہیں اس لیے  
 داخل ہیں یہ تحت مائدہ بالہ تعالیٰ و حضرت علیہ کے اور ہیں یہ امورات منہ جگہ اور من  
 بالہ سے کہ ثابت ہوئے اور پائے گئے یہ بلا انکار احدی زبان شہود لما یا بخیر میں اور قائل کیا  
 ساتھ انکے اوشانہ میں اور حکم ایسے امورات کا ابھی اور مذکور ہو چکا ہے مجالس الامار میں ہی بعد  
 بیان کرے نامور متبع کے وَلَکِنَّ لِاحِرَانَ یَقُولُ لَهَا لَیْسَتْ مِنْ قَبْلِ الْبِدْعَةِ  
 الشَّيْثَةِ الْكَرَّوْهَةِ بَلْ هِيَ مِنْ قَبْلِ الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ الشَّرْعَةِ بِدَلِيلِ كَوْنِ  
 بَعْضِ الْأَشْيَاءِ الْمُحَدَّثَةِ زَكَاةَ الصَّحَابَةِ كِبَاءَ الْمَدَارِسِ وَالرَّيْطِ وَالْحَافَّاتِ  
 حَوْثًا مِنْ أَنْوَاعِ الْخَيْرَاتِ الَّتِي لَمْ تَعُدْ مِنْ عَهْدِ الصَّحَابَةِ إِذْ يُقَالُ لِمَا ثَبَتَ  
 حُسْنُهُ بِأَكْثَرِ الشَّرْعِ وَالصَّحَابَةِ لَا يَكُونُ بِدْعًا فَقِيهِ عُمُومِ الْعَامِلِ

التَّحْدِثِينَ عَلَى حَالِهِمْ أَوْ يَكُونُ فَتَحْصُوا مِنْ هَذَا الْعَامِّ وَالْعَامِّ الَّذِي خَصَّ مِنْهُ  
 الْبَحْثُ فَتَرَى أَنَّ عَدْلَ الْخُصُوصِ انْتَهَى سَوَابِ تَحْقِيقِ سَبَبِ بَابِ مَسْئَلَةٍ مِنْ  
 نَهْنِمْ هِيَ بَعْدَ مَرَجَةٍ سَبَبِ كَيْفِ الْمَقَابِلِ سَبَبِ كَيْفِ الْمَقَابِلِ سَبَبِ كَيْفِ الْمَقَابِلِ  
 وَهِيَ تَلْكَرُوكِ زَمَانَهُ حَضَرَتْ مِنْ مَوْجُودٍ هُوَ أَوْ قَسْرُونَ نَمَشَةِ مِنْ بِلَا تَكْمِيلِ تَعَالَى وَكَسَا نَهْوَ بَوَاقِ  
 بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ هُنَّ جَوَابِ بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ هُنَّ جَوَابِ بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ  
 خَوْصِ مَحْدَثٍ هُوَ أَوْ دُورِ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ هُنَّ جَوَابِ بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ  
 كَهْنَةٍ هُنَّ مَقَادِيرُ بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ هُنَّ جَوَابِ بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ  
 أَوَّلِ مِنْ أَيْفِ فَرَايَا وَكَانَ كَرُوحُهَا نَابِتًا لَمْ يَكُنْ وَفَاقَ كُلِّ مُخَدَّعَةٍ بِدَعْوَةٍ وَكُلِّ بِدَعْوَةٍ صَلَاةٍ  
 أَوْ حَدِيثٍ دُورِ مِنْ فَرَايَا مِنْ أَحَدٍ فِي أَكْرِمَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهَوَ رَدُّهُ أَوْ رَاغِبَةٍ  
 وَصَفِيَةٍ كَا حَدِيثِ النَّسَبِ كَيْفِ هِيَ كَرَايَا حَضَرَتْ أَوْ مِنْ فَمِنْ رَغَبٍ عَنْ سُبْنِي فَلَيْسَ مِنْهُ كَذَلِكَ  
 كَالِإِضْحَاحِ سَوَالِ تَحْقِيقِ مَفْهُومِ بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ هُنَّ جَوَابِ بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ  
 هِيَ أَوْ تَحْقِيقِ مَفْهُومِ دَوْلَةِ حَدِيثِ أَوَّلِ مِنْ فَرَايَا مِنْ أَحَدٍ فِي أَكْرِمَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهَوَ رَدُّهُ  
 كَلِمَةٍ أَوَّلِ كَيْفِ اسْمِ الْكَلِمَةِ هِيَ كَلِمَةُ أَحْدَاثٍ كَا مُسْتَعْلٍ هُوَ تَابِ هِيَ نَحْيُ خَيْرٌ نَحْلَسَ مِنْ كَيْفِ دَوْلَةِ خَوْصِ مَحْدَثٍ  
 كَرِهَ عِبَارَتِ زَمَانَهُ نَبُوتٍ أَوْ قُرُونِ نَمَشَةِ سَبَبِ مَوْجُودٍ هُوَ أَوْ قَسْرُونَ نَمَشَةِ مِنْ بِلَا تَكْمِيلِ تَعَالَى وَكَسَا نَهْوَ بَوَاقِ  
 نَحْلَسَ مِنْ مَوْجُودٍ تَحْظَرُ نَظِيرُ كَا لَمْ يَكُنْ وَفَاقَ كُلِّ مُخَدَّعَةٍ بِدَعْوَةٍ وَكُلِّ بِدَعْوَةٍ صَلَاةٍ  
 يَا أَوَّلِ الْإِبْرَارِ كَا أَحْدَاثِ فِي الدِّينِ مَسْجَعِ بَحْثِ حَدِيثِ نَذْرِ كَا أَوْ قُرُونِ نَمَشَةِ مِنْ بِلَا تَكْمِيلِ تَعَالَى وَكَسَا نَهْوَ بَوَاقِ  
 أَحْدَاثِ غَيْرِ قِيَّاسِ كَيْفِ هِيَ كَرِهَ عِبَارَتِ زَمَانَهُ نَبُوتٍ أَوْ قُرُونِ نَمَشَةِ سَبَبِ مَوْجُودٍ هُوَ أَوْ قَسْرُونَ نَمَشَةِ مِنْ بِلَا تَكْمِيلِ تَعَالَى وَكَسَا نَهْوَ بَوَاقِ  
 كَلِمَةٍ أَوَّلِ كَيْفِ اسْمِ الْكَلِمَةِ هِيَ كَلِمَةُ أَحْدَاثٍ كَا مُسْتَعْلٍ هُوَ تَابِ هِيَ نَحْيُ خَيْرٌ نَحْلَسَ مِنْ كَيْفِ دَوْلَةِ خَوْصِ مَحْدَثٍ  
 خَوْصِ مَحْدَثٍ هُوَ أَوْ دُورِ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ هُنَّ جَوَابِ بَعْدَ سَبَبِ كَيْفِ الْقِسْمِينَ

زمانہ صحابہ اور تابعین اور شیخ تابعین کے مین ہی خود یا نظیر او کی موجود ہی تو حکمیہ اور طبعی بالسبتہ  
 اور مراد وجود سے اس کے قرون ثلثہ مشہور ہوا یا بخیر مین یہ ہی کہ تعامل دس کا بلا انکار احدی جاری اور  
 ساری ہو اس لیے کہ کتب سے انا علیہ اصحابی مین مراد اخلاق اور سیرت صحابہ ہی بحکم اثر عبد  
 بن مسعود کے کہنا اور مکتوب مین کان مکتوبنا فلیست مین قدامک فان النبی لا  
 یمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل ہذہ الامۃ  
 وابرکھا قلوبا واعینا علیا واکملہا تکلیما اختارہم اللہ تعالیٰ الخیرۃ نبیہم و  
 لا فامود ینبہ فانہم فواہم فضائلہم وانشوہم علی اثرہم و تکتوا بما استطعتم  
 مین اخلاقہم و سیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم کہ متبادر لفظ سیرت جب کہ  
 مضاف ہو طرف کسی قوم کے نہی ہوتا ہی کہ سب کے سب ہ لوگ اور سیر پر ہون فعلایا تقریر اور  
 اس لیے کہ لفظ اصحابی جمع کہ مضاف طرف یای تکلم کے کہ معرفہ ہی دلیل ہی سپر کہ یہ اضافت مفید  
 ہی استغراق کو بدلیل حدیث متفق علیہ کے کہ عبد اللہ بن مسعود سے تعلیم تشہد مین مروی ہی  
 وہ کہ فرمایا حضرت فاذا قال ذلک ای عبد اللہ الصالحین اصاب کل عبد صالح فی  
 السماء والارض مستفاد ہوا اس حدیث پر کہ کل عبد صالح کا یہ جمع مکرر ہی عبد صالح کی حالت  
 اضافت مین طرف معرفہ کے کہ وہ لفظ الصالحین کا ہی مفید استغراق کو ہی سو اس لیے ہی کہ صحابہ  
 کا کہ مضاف ہی طرف معرفہ کے کہ وہ یای تکلم کی ہی کہ جمع مکرر ہی یہ صاحب کی مفید استغراق ہی  
 استغراق حقیقی یا محض فیہ جب ہو کہ جمع صحابہ اور سیر پر ہون اور استغراق عرفی جب ہو کہ اکثر  
 صحابہ و سیر ہون اور باقی او کی انکار سے ساکت ہون اور اسی کو رواج کہتے مین اور اس لیے ہی  
 کلمہ خیر القرون قرنی کا جو حدیث مین مذکور ہوا ہی اور اس سے بھی ہی معنی مستفاد ہوتے ہین کہ نسبت  
 سے لفظ خیر کی طرف کسی قرن کے قرون مین سے عرف مین متبادر ہی ہی کہ رواج و رسم او مین مین

خیر ہوئی نہ یہ کہ ہر فرد میں اس نفس سرن کے غیر موجودی کا کچھ ثبوت نظر الکذب سے جو روایت  
 مذکور میں نسائی کی روایت میں وارد ہو اسی صریح مستفاد ہوتا ہے کہ قرون ثلثہ کا امتیاز سب  
 قرون سے بسبب ہم ظہور کذب کے ہی اور میں نہ یہ کہ کذب کا وجود ہی اور نہ قانون میں بقا  
 سوغلاصہ کلام مفہوم محدث کا یہ ہی کہ جو چیز حضرت کے زمانے میں خود موجود تھی فقیر اسکی  
 اور قرون ثلثہ میں بھی خود وہ بلا انکار جاری ہوئی اور فقیر اسکی سود ہی چیز محدث ہی اور تخرین  
 کلمہ ثانیہ یعنی لفظ اسور کی اسطور پر ہی کہ تحقیق مراد یہاں پر امور سے امور دین ہیں چنانچہ لفظ امر نا کا  
 مَرَّاحِدَتْ فِي أَمْرِ نَاهَا مَا لَكِنَّ مِنْهُ فَخْرٌ دِينِ صَافٍ سِرِّالِ هِيَ اسلئے کہ وہ امر  
 کہ مزید اختصاص رکھی ہی ساتھ انبیاء علیہم السلام کے سوغ طریق میں ہی کا ہی اور حدیث انما  
 أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرَ كُنْتُمْ بِمَعْصِيَتِي وَكُنْتُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَإِنْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ اس پر دلیل ہی اور امر دین میں ہی امر  
 ہیں کہ جسے احکام شائع کے متعلق ہوں اور بحکم استقرار کے مختصر ہیں عقائد حصہ اور  
 اخلاق جمیلہ اور مقامات و حالات ارادات قلبیہ اقوال لسانیہ و افعال جسمانیہ میں اسلئے کہ امر  
 شائع منوجہ ہوتا ہے واسطے اصلاح انسان کے حالات ظاہری اور باطنی اور اسکے کے اور مراد احکام  
 سے یہاں پر سمیعہ ہیں کہ بدون جملہ شائع کے اور پر لکھی متصور نہیں ہی اور عقل کو اور میں  
 کچھ دخل نہیں اور احکام سمعیہ و قسم پر میں یا ترغیبی یا ترہیبی مثل عقیدہ توحید اور شرک کے کیا  
 میں یہ نافع ہونگے یا ضار ہوں گے اور یہ احکام تکلیفیہ کہلاتے ہیں یا وضعی مثل مقرر کرنا اور ٹھہرانا  
 کسی چیز کو کہ کسی عبادت کا عبادات میں یا کسی معاملہ کا معاملات میں یا کسی چیز کو شرط و  
 لوازم میں ہے امور مذکورہ کے شمار کرنا سوامر دین کے احکام سمعیہ ہیں اور مراد حدیث مذکور میں  
 ہیں مختصر ہیں درمیان تکلیفی اور وضعی کے حاصل الکلام یہ کہ بدعت اصلہ ایسی کو کہ میں گے جو  
 محدث ہو بلکہ جو تحقیق مذکور کے اور ترکب و سکنا و سکوا سببالات و امید منفعت پر و نافع سمیعہ اسکو

سنا دین کذا فی الایضاح سوال تحقیق مفہوم بدعت مضیہ کی کیا ہی جواب الایضاح میں لکھا ہی کہ  
 تحقیق ایسا موقوف ہی اور تحقیق میں کلہ کی جو حدیث من احد شری فی امرنا کھذا امثالکس  
 منہ فہو مستحکم میں داردین ایک تو کلمہ احدث کا اور دوسرے امرنا کا اور تیسرے مامو صولہ دو  
 کلموں اول کے تحقیق تو اس اور پر کے جواب میں جو چکی اور تحقیق تیسری کلمہ مامو صولہ کی یہ کلمہ ہی  
 کہ دلول و کا ہر مفہوم پر صادق آتا ہی مگر اکثر استعمال میں مخصوص ہوتا ہی دو وجہ سے ایک سبب  
 کے اور دوسرے سبب بنیاق اور سابق کلام کے مثلاً جیسے کوئی کہے کہ جاہل کو لاہن نہیں کہ چلا  
 کا کام ہی اس میں دخل نہ تو اب جو کلمہ ایسا ہی کہ علماء کے ہر کام پر ٹھیک آسکتا ہی مگر اس جگہ  
 کے قرینہ سے ہی سمجھا جاتا ہی کہ لفظ جو سے یہاں ظلم کا کام مراوی کہ جاہل عالموں کے علمی کام میں  
 غصب یعنی کوئی کتاب تصنیف کرے یا کوئی مسئلہ نہ نکالے نہ یہ کہ کپڑا بنانے اور کھانا کھانے میں  
 دخل نہ ہی اسی طرح حدیث مذکور میں جو لفظ کا ہی معنی اس کے ہی سمجھے جاتے ہیں کہ جو کوئی نکالے  
 انبیاء علیہم السلام کے کام میں کہ وہ اس کی تبلیغ اور تعلیم کے لیے آئے ہیں سو وہی رو ہی سو چھے  
 انبیاء علیہم السلام مامور اور مقرر ہیں واسطے تعلیم امور نافعہ اور ضارہ مساد کے ایسے ہی وہ ہوں  
 اور مقرر ہیں واسطے خداوند سے نادر صورت مقرر کے نامور مذکورہ کے اور اسی کا نام شریعت  
 اور یہ موطور پر ہوتا ہی ایک تو بطور لزوم یعنی ایک شی کو واسطے ایک شی کے مقرر کر دینا بطور  
 پر کہ بدون اس کے وہ شرع میں مستبر ہو بلکہ معدوم ہو مثل تعیین قیام اور قرات وغیرہ ارکان نماز  
 کے یا اوقات نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ وغیرہ شعار اسلام کے اور جیسے مقرر کرنی مجبیا یا نماز  
 کے لیے اور مقرر کرنے شہر کے نماز جمعہ اور عیدین کے لیے اور مسجد کے اختلاف کے لیے  
 اور مقرر کرنے اعضاء کے جیسے دل نبی کے لیے عبادات میں اور عطا کے لیے کنایات میں اور  
 رمضانہ کی لیے مصالحت میں اور مقرر کرنے صورت کے جیسے استقبال قبلہ اور سر جو ریشہ زمین

ملاحظہ فرمائیے  
 یہ حدیثیں  
 احادیث ہیں  
 جو فقہاء  
 اور محدثین  
 نے نقل  
 و روایت  
 کی ہیں  
 بس ان  
 ظاہر میں  
 سے  
 ان کے  
 اسباب  
 و اسباب  
 سے  
 یہ حدیثیں  
 صحیح  
 و معتبر  
 ہیں

اور بہت احادیث اور علی ج میں اور مقرر کرنے مسارف اموال کے جیسے مسارف زکوٰۃ اور کفالت  
 اور زکوٰۃ اور صدقہ عید الفطر کے اور مقرر کرنے صفت ذکر و دعاؤں کے مثل چہرہ کے اذان اور  
 اقامت اور قرات نماز چہرہ کے اور مقرر کرنے تشہیر اور اعلان کے جیسے عبادات مفروضہ اور غنا  
 جائزہ اور اقامت حدود اور عقد نكاح میں اور مقرر کرنے ثرات اور آثار عبادات اور معاملات میں  
 شخصے فایغ بنونا و نہ کا دنیا میں اور سخت ہونا اجر خاص کا عقی میں یا مقرر کرنا شایع کا کسی امر کو  
 بطریق تحلیل کے یعنی ایک چیز کو واسطے ایک چیز اسطور پر مقرر کرنا کہ اگر وہ چیز اسطور پر پائی جائے  
 تو شرع میں نہایت تحسن اور مدح ہو جسے قوم اور طلبہ اور سن اور استجاب کا نماز اور عبادات میں  
 اور مثل تعین اتون معان اور پندرہویں شبان کے واسطے قیام کے اور اسی طرح بہت امور مذہبیہ  
 ہیں حاصل الکلام و جوہ مذکورہ اور امثال اسکے تقدیرات اور نصویرات شرعیہ ہیں کہ آیہ کریمہ تِلْكَ  
 حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ  
 اور حدیث اَنَّ اللَّهَ حَدَّ حُدُودًا فَلَا تُضَيِّعُوهَا اسکا بیان ہی اب باقی رہا ہیں  
 حفظ مراتب امور شرعیہ کا سببان اسکا یہ ہی کہ جب کوئی عالم امورات شرعیہ کو تامل کئے اور  
 دیکھے اور دیلون کو اسکی نظر میں لائے اور غور و فکر کرے تو یہ بات معلوم کر لیتا ہی کہ اگرچہ اسباب  
 شرعیہ نظر شارع میں مرغوب و درخشن ہیں مگر بعض امر کا اہتمام زیادہ ہی بعض سے مثل فرائض اور  
 واجبات ارکان کسی امر شرعیہ کے کہ نسبت میں اور استجاب کے زیادہ مطلوب و مہتمم بہا ہیں اور  
 اور سن اور استجاب کہ نسبت آداب کے زیادہ تحسن ہیں اور آداب کہ بہت اعدام اونکے کے  
 زیادہ مرغوب ہیں اسی طرح پر حسب سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غور و تامل کر رہا ہی تو سنجوئی  
 یہ امر معلوم کر لیتا ہی کہ اگرچہ تمام سیرت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل صفت ہی مگر پھر بھی فعل کو  
 اس کے ایک موقع اور محل ہی کہ جس قدر حضرت کو ساتھ اسکے اہتمام اور رغبت ہی اسی قدر وہ مرغوب



اور مہتمم بہا ہی نسبت غیر اپنے کے اور دریافت ہو جاتا ہی یہ امر کہ کون سا امر تسلیم اور ترویج  
 قابل ہی اور لایں استہام کے اور کونسا نہیں مثلاً جو کہ استہام در میان تعمیر اور ترمیم صاحب کے  
 شائع سے واقع ہی وہ در میان مقابر کے نہیں اور جو استہام واسطے دعوت عوام کے طرف ہر  
 کتاب و سنت کے مہتمم بہا ہی وسیع دعوت دشمنوں و فتنوں کے طرف سائل غریب قبایہ اور حاشا  
 عمیقہ کلامیہ اور اشارات دقیقہ صوفیہ کے نہیں ہی یا بلکہ جو شخص سیر نبویہ اور طریقہ قدون شمشہ  
 مشہو بہا یا بخیر پر علم اور مہارت رکھتا ہو گایہ معنی اوسپر با خوبی ظاہر ہونگے حاصل کلام کا باعث  
 شرحیہ با وجود کثرت شعب و تعیین وجوہ کے ساتھ انھیں باب کے راجع ہوئیں ایک باب  
 تحدیدات شرعیہ اور دوسرا باب حفظ مراتب اسوئت کا سوا کچھ اصول سے جو حدیث مسطور میں  
 واقع ہو ایسی ہی مانی مراد میں سوخی حدیث مذکور اور اس تقدیر مزبور کے یہ ہونگے کہ جو کوئی کتاب  
 کسی دین کے کام میں کوئی چیز کہ وہ قسم تحدید شرعیہ تعمیر مروج کسی امر کے امور شرعیہ سے ہو ہوئی  
 چیز وہی پس خلاصہ مفہوم بدعت و صغیہ کا یہی ہی کہ جوئی نئی حدیں کسی دین کے کام نکالیں اور  
 مقرر کریں یا نئی طح کا ڈھنگ اور موقع دین میں ٹھراوین کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 وقت میں خود تھا نہ نظیر اسکا اور نہ اسکا رواج صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے وقت میں تھا  
 نہ اسکی نظیر کا اور پھر اسکو مدار اور سب اعتبار کا نظر خارج میں جاننا یا استحباب شرعیہ سے اسکو بچا  
 عمل میں لائے یا اس کے خلاف کو بطل عمل یا غیر مکمل فی الشریعت بوجہ کر عمل میں لائے سو وہی بدعت  
 و صغیہ ہی اور داخل ہی تحت حدیث تلک حدیث اللہ اور ان اللہ حدیث اللہ کے ہند  
 مجلس میلاد بیست گذائی اس زمانہ پر فساد کے جو اکثر بلاد ہند وغیرہ میں مروج ہی اور اسکو ساتھ  
 اون قیدون فاسدہ کے ایک شرور ایمان سے بلکہ عین ایمان ٹھہرا رکھای کہ نماز نہ پڑھیں اور  
 روزہ نہ رکھیں اور حرام کاری اور شر بخاری سے احتراز کریں بلکہ عجب نہایت کو طبیعت خامہ سمجھیں اور



تومر بده که اگر رفیع و شایع من السنة فتشكك بسنة خير من احداث يد علة  
رواه احمد و عن حسان قال ما ابتدع قوم يدعة في دينهم الا اضرع  
الله من سنتهم و ما اضرع الا يعيد اليهم الى يوم القيمة بر و انت كذا  
بر عتبار علماء و شایع آنرا حسنه و سنة اند چون نیک ملاحظه نموده می آید معلوم میشود که رافع  
سنت اند شلاد کفین بیت عامه را بدعت حسنه گفته اند با آنکه همین بدعت رافع سنت است چه  
زیاده ای نبرد و مسنون که سه ثوب باشد نسخ سنت نسخ عین رفع و همچنین شایع ارسال فرش را  
بجانب دست چپ تحسن دانسته اند و سنت فرش ارسال آن بین الکفین سنت پر ظاهر است که  
این بدعت رافع سنت است و همچنین است آنچه علماء در نیت نماز تحسن داشته اند که با وجود  
اراده قلب بر زبان نیز باید گفت و حال آنکه از آن سرور عالم صلی الله علیه و آله الصلوة و السلام  
ثابت نشده نه بر وایت صحیح و نه بر وایت ضعیف نه از اصحاب کرام و تابعین عظام که بر زبان نیت  
کرده باشند بلکه چون اقامت میکنند کبیر تحریر میفرمودند پس نیت بر زبان بدعت باشد و این  
را حسنه گفته اند و این فقیر میداند که این بدعت چه جای رفع سنت که رفع فرض مینماید چه در تحجیر آن  
الکفر هم بر زبان اکتفا مینمایند و از غفلت قلبی پاک نزارند پس درین ضمن که فرضی از فرض نماز  
که نیت قلبی باشد متروک میگردد و بقاء نماز میرساند علی هذا القیاس سایر البدعات و  
المحدثات فانها زیادات علی السنة و لو بوجه من الوجوه و الزیاده تسبیح و التمجید  
رفع و تسبیح و یا اقصای علی متابعت سنة رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم من الصلوة  
و التیمم و التسلیمات و التمجیدات و الاکتفاء علی ما قد اکتفوا به الکرام فانهم کالجوهر  
بأیهم ما قد یتراهد یتراهد فاما القیاس و الاجتهاد فلیس من البدعة  
فی شیء فان الله مظهر المعنی لا مضمی الامور و انما اعتبار و ایا اول الکتب

والسلام على من اتبع الهدى والذمم صابغة المصطفى عليه الصلوة والسلام  
 سوال بدعت ہونا مجلس میلاد کا جو فی زمانہ شروع ہی کیونکر ہی جواب بدعت ہونا مجلس میلاد کا  
 سلیبی ہی کہ یہ امر حدیث ہی بعد از ان امور بالاتباع اور شہود نہا بالخیر کے اور ضابطہ ان امور  
 میں یہی جو مجالس الاربابین مذکور ہی والضابطہ فی هذا ان یقال الناس لیکون  
 مثیلاً الا انہم یرونہ مصلحتہ اذ لو اعتقدوا فیہ مفسدہ لکون یحذروہ فماد انہ انک  
 مصلحتہ نظر فی السبب فاذا کان السبب امر اقل احدث بعد الشی مصلی  
 فینتہر یحجزوا حدیث ما تدعو الحاجۃ الیہ کثیف الذلیل فان السبب الذی  
 الیہ ظہور الفرق الضالۃ قائم لکامہ یظہروا فی عہدہ علیہ السلام کثیف  
 الیہ وان کان المقتنی لفعلہ موجودا فی عصرہ علیہ السلام لکن ترک العاصی  
 زال بموتہ علیہ السلام فکذلک یحجزوا حدیثہ کجہم القرآن فان المانع منہ فی  
 حیاتیہ علیہ السلام کون الوحی لا یرزال ینزّل فیغیرہ اللہ تعالیٰ ما یشاء فان ذلک  
 المانع بموتہ علیہ السلام واما ما کان المقتنی لفعلہ فی عہدہ علیہ السلام موجودا  
 من غیر الخوجۃ المانع منہ ومع ذلک لم یفعلہ علیہ السلام فاذا حدیثہ تغیر لیدین  
 اللہ تعالیٰ اذ لو کان فیہ مصلحتہ لفعلہ علیہ السلام او حدیثہ علیہ لکون یفعلہ  
 علیہ السلام ولم یفعلہ علیہ علم انہ لیس فیہ مصلحتہ کبل ہو بدعتہ فیکون سببہ  
 انہی اور بخوبی یہ معلوم ہی کہ سبب اس فعل کا انہا رحمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انہا رحمت  
 رغیب الناس فیہا اور سبب منافع دینیہ کا ہی کہ وہ عین رضایت اور سجدہ تعالیٰ کے تھے  
 اور یہ امور زمان کر امت نشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم من بخوبی موجود اور داعی بھی انکے موجود تھے  
 اور یہ حضرت اس کو خود کیا اور نہ کسی کو اور نہ کسی کرنے پر ابھی کچھ کیا سو نہیں ہی اب کا کرنا کچھ نہیں

اولی الامر ان یقال انہ لیس فیہ مصلحتہ لکون یحذروہ فماد انہ انک  
 مصلحتہ نظر فی السبب فاذا کان السبب امر اقل احدث بعد الشی مصلی  
 فینتہر یحجزوا حدیث ما تدعو الحاجۃ الیہ کثیف الذلیل فان السبب الذی  
 الیہ ظہور الفرق الضالۃ قائم لکامہ یظہروا فی عہدہ علیہ السلام کثیف  
 الیہ وان کان المقتنی لفعلہ موجودا فی عصرہ علیہ السلام لکن ترک العاصی  
 زال بموتہ علیہ السلام فکذلک یحجزوا حدیثہ کجہم القرآن فان المانع منہ فی  
 حیاتیہ علیہ السلام کون الوحی لا یرزال ینزّل فیغیرہ اللہ تعالیٰ ما یشاء فان ذلک  
 المانع بموتہ علیہ السلام واما ما کان المقتنی لفعلہ فی عہدہ علیہ السلام موجودا  
 من غیر الخوجۃ المانع منہ ومع ذلک لم یفعلہ علیہ السلام فاذا حدیثہ تغیر لیدین  
 اللہ تعالیٰ اذ لو کان فیہ مصلحتہ لفعلہ علیہ السلام او حدیثہ علیہ لکون یفعلہ  
 علیہ السلام ولم یفعلہ علیہ علم انہ لیس فیہ مصلحتہ کبل ہو بدعتہ فیکون سببہ  
 انہی اور بخوبی یہ معلوم ہی کہ سبب اس فعل کا انہا رحمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انہا رحمت  
 رغیب الناس فیہا اور سبب منافع دینیہ کا ہی کہ وہ عین رضایت اور سجدہ تعالیٰ کے تھے  
 اور یہ امور زمان کر امت نشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم من بخوبی موجود اور داعی بھی انکے موجود تھے  
 اور یہ حضرت اس کو خود کیا اور نہ کسی کو اور نہ کسی کرنے پر ابھی کچھ کیا سو نہیں ہی اب کا کرنا کچھ نہیں

السلام علی من اتبع الهدی والذمم صابغة المصطفى عليه الصلوة والسلام  
 سوال بدعت ہونا مجلس میلاد کا جو فی زمانہ شروع ہی کیونکر ہی جواب بدعت ہونا مجلس میلاد کا  
 سلیبی ہی کہ یہ امر حدیث ہی بعد از ان امور بالاتباع اور شہود نہا بالخیر کے اور ضابطہ ان امور  
 میں یہی جو مجالس الاربابین مذکور ہی والضابطہ فی هذا ان یقال الناس لیکون  
 مثیلاً الا انہم یرونہ مصلحتہ اذ لو اعتقدوا فیہ مفسدہ لکون یحذروہ فماد انہ انک  
 مصلحتہ نظر فی السبب فاذا کان السبب امر اقل احدث بعد الشی مصلی  
 فینتہر یحجزوا حدیث ما تدعو الحاجۃ الیہ کثیف الذلیل فان السبب الذی  
 الیہ ظہور الفرق الضالۃ قائم لکامہ یظہروا فی عہدہ علیہ السلام کثیف  
 الیہ وان کان المقتنی لفعلہ موجودا فی عصرہ علیہ السلام لکن ترک العاصی  
 زال بموتہ علیہ السلام فکذلک یحجزوا حدیثہ کجہم القرآن فان المانع منہ فی  
 حیاتیہ علیہ السلام کون الوحی لا یرزال ینزّل فیغیرہ اللہ تعالیٰ ما یشاء فان ذلک  
 المانع بموتہ علیہ السلام واما ما کان المقتنی لفعلہ فی عہدہ علیہ السلام موجودا  
 من غیر الخوجۃ المانع منہ ومع ذلک لم یفعلہ علیہ السلام فاذا حدیثہ تغیر لیدین  
 اللہ تعالیٰ اذ لو کان فیہ مصلحتہ لفعلہ علیہ السلام او حدیثہ علیہ لکون یفعلہ  
 علیہ السلام ولم یفعلہ علیہ علم انہ لیس فیہ مصلحتہ کبل ہو بدعتہ فیکون سببہ  
 انہی اور بخوبی یہ معلوم ہی کہ سبب اس فعل کا انہا رحمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انہا رحمت  
 رغیب الناس فیہا اور سبب منافع دینیہ کا ہی کہ وہ عین رضایت اور سجدہ تعالیٰ کے تھے  
 اور یہ امور زمان کر امت نشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم من بخوبی موجود اور داعی بھی انکے موجود تھے  
 اور یہ حضرت اس کو خود کیا اور نہ کسی کو اور نہ کسی کرنے پر ابھی کچھ کیا سو نہیں ہی اب کا کرنا کچھ نہیں

دینا دین اسد تعالیٰ کو اذ لو کان فیہ مصلیٰ لہ ما لہ علیہ السلام ارجح علیہ وکذا  
 لکم یفعل وکذا یحییٰ علیہ علم انہ لیس فیہ مصلیٰ حسنہ بل ہو بدعہ فبیحہ  
 سنیۃ انتہی اور کہا معین بن صفی نے شرح ابن عربیٰ میں نووی سے قول اذ ادریت  
 ما تلوت علیک فاعلم ان الحدیث علی عمومہ ولا تخصیص فی قول علیہ السلام  
 کل بدعہ ضالۃ فانہ علیہ السلام بیان جمیع مافیہ اصلاح الدین والدنیا و بیان  
 مافیہ فساد الدین والدنیا وحدرو کیف لا وقد قال اللہ تعالیٰ الیوم اکملت  
 لکم دینکم وانتم صرتم علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا وقال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکے من شیء یقر بکم الی الجنۃ الا وقد حدتکم وما ترکے  
 من شیء یبعدکم عن النار الا وقد حدتکم بہ ترککم علی البیضاء لیلتھا  
 کتھا کرها لا یبرئ عنہا بعدی الا ہا لک انتہی اور کہا ملا علی قاری نے مرقا میں  
 نیچے حدیث اماما الاعمال بالنیات کے المتابعۃ کما یکون فی الفعل یکون فی  
 الذکر ایضا فمن واطب علی فعل لکم یفعلہ الشارح فهو مبتدع انتہی سنیہ  
 ہی مجلس میلاد مذکورہ گراں قبیل عبادات بمعومہ مختصرہ مبتدعین ضالین سے شل تسبیح کے  
 دعائیں اور ترفع یدین کے خطبہ میں منبر پر اوقتیہ کے جواب عاظم میں اور مبالغہ کر کے  
 رفع یدین میں نیچ دغا کے اور بلند کرنے آواز کے تسلیل و تطنیہ میں درمیان مساجد کے او  
 کہنے تثنیہ کے اور غار پڑھنے کے قبل نماز عید کے عید گاہ میں اور روزہ رکھنے کے از شہر  
 رجب میں اور بلند کرنے آواز کے ساتھ ذکر و ن کے دن عید الفطر کے اور کہنے حی علی  
 خیر العمل کے اذان میں اور کہنے اسد اکبر الا علی کے نگہیر میں اور چار چار پڑھنی رکعتوں تراویح  
 کے جامع کے یا زیادہ پڑھنے کے میں رکعت اثور سے اور کرنے دعا کے وقت ختم قرآن کے



النبیة والقول والعمل والبیعة لا تقبل ما کلموا فوالله لئن لم یخرجوا من ارضهم لكانوا  
 نایباً ثواب بران مرتب نشود از حق او و جب ثواب فیصل بر مرتب نهوا توده فعل عبت ثمره اور عبت  
 حرام ہی اور مرتکب و سکا تا بل را حیا کہ قول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور پر مذکور ہو چکا اور  
 یہ بات بخوبی معلوم ہوئی کہ مجلس میلاد ہیبتہ کہ انیہ بعثت سبب مخالف سنت اور رافع او کی حد  
 بعد قرون ثلثہ کے ہی اور کہ سید جمال الدین نے حاشیہ مشکوٰۃ میں کل تحفۃ الفیہ للسنۃ صلاۃ  
 اویون ہی لکھا ہی ابن ملک نے شرح مصابیح میں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احدث  
 فی امرنا هذا ما لیس منہ فهو کذ اور فرمایا اما بعد فان حیرا الحدیث کتاب  
 اللہ وصیر الحدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثا ہا وکل  
 بدعة ضلالة اور فرمایا اوصیکم بتقوی اللہ واللہم و الطاعة وان کان عبدا  
 حبشیاً فانک من یعش منکم بعدی فسیری اخلافا کثیرا فعلمک کہ کیسنتی و سنتہ  
 الخلفاء الراشدين المؤیدین تمسکوا بها وعضوا علیہا یا التواحد ولا یاکفرو  
 محدثات الامور فان کل محدث بدعة وکل بدعة ضلالة اور شیخ عبدالحق دہلوی  
 نے اس حدیث کی تحقیق میں یون لکھا ہی پس لازم گیرد بر خود سنت مرا و سنت خلفای مرا کہ اہل شد  
 اند و ارشاد ہادی دیرہ بودن خلاف غیر اہل شد و راہ راست یافتگان و مرا و خلفای راشدین  
 خلفای اربعہ دہشتہ اند و ہر کہ بر سیرت ایشان و دو موافق سنت عمل کند حکم ایشان اردن ہر کہ بوجہ  
 انسانی خود بدعتی پیدا کند و حقیقت سنت خلفای راشدین بہان سنت پیغمبر است کہ در زمان آنحضرت  
 شہرت نیافتہ بود بعد از ان در زمان ایشان رواج یافتہ و مشہور گشتہ مضاف با ایشان شدہ چون  
 مظنہ آن بود کہ یکی آنرا اجبت اضافت با ایشان بدعت پذیرد و رد کند و سکا گرد و وصیت کرد  
 اتباع آن پس ہر چہ خلفای راشدین بآن حکم کردہ اند اگرچہ با جہاد و قیاس ایشان بود موافق

اتجوزیت الملاق بعت بران تواند کرد چنانچه فرقه زائنه کنند استی اور کما ملا علی قاسمی  
 تحت من حدیث انما لا یحکم فی النبیات کے المتابعة کا تکتون فی الفعل تکتون  
 فی الترتیب ایضا فسن واطب علی فعل لم یفعلک الشارح فهو مبتدع انتہی ارب  
 بخوبی ثابت اور معلوم ہو گئی یہ بات کہ مجلس میلاد مخصوصہ سیدہ کذا تہیہ بعت محدثہ رافع سنت  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی کہ نکال دہی اور سکو مبتدعین بنالین ہے حیدر گوجرانہ ہجریہ میں تفصیل  
 اسکی ابن خلکان میں ہی اور روایت اور زینت دی اسکو لطالون اور کذا بون اور کالون نے  
 اور ایجاد کی اس میں طرح طرح کی بدعات شیعہ و زریبہ در زینت ہی اسکو انواع منوعات رہائز  
 سے مثل شخص ایام اور حسینے کے اور کھڑے ہونے وقت ذکر تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چار  
 جانے روج پرفتح حضرت کی دہان پر اور پاؤں بار بجے زمین یہ کہہ کر کھڑو حضرت یا کی ولادت کا  
 دن ہی اور رقص کرنے اور حال لانے صوفیہ پہلے کے باوجود باقی ہونے ہوتے جو اس اور بچے کے  
 اور تالیان بجا کر درود پڑھنے کے اور جمع ہونے مڑون اور عورتون اور مردوں کے اور حضور ملا ہی  
 معارف مزایر وغیرہ کے کہ مرد و در و حجب گرا ہی اور صلالت کا ہی چنانچہ مثل شہر ہی کی ٹکی برباد  
 گناہ لازم ہی ہوا جناب اس سے لازم اور راہب ہی اور اختیار کرنا ترک اس کے کا کہ سنت ہی اور  
 رشد و ہدایت ہی انتہی سوال یا معنی مجلس میلاد کی اجماعی ہی اور اجماع حق ہی اور ایک در کذا  
 شرعیہ سے ہی سکو کو بکر بعت ہو کے جواب اجماع کے لیے دو شرطیں ضرور ہیں کہ بدن اور  
 اجماع نہیں ہو سکتا ایک تو ہونا داعی کا اور کے لیے اور حاجت ماشہ کا اور دوسرے ہونا ان  
 کا جہتین عدول متدین کہ مخالف ایک بھی اون میں سے اس کے کما فی نوادہ انوار نور اللہ  
 اختلاف وانی ان لا یستقام علی شرط فی ان یعادہ ان لیکو کہ داعی مقدم علیہ  
 دلیل قطعی او یصححہ ثبوتہ بلا دلیل کا علیہ علیہ یا امام کو یوقد فی اللہ بان یحکم اللہ



فَيُحْمَلُ عَلَيْهِمْ أَثَرُ رِيَاءٍ وَتَرْتَفِعُ لَهُمُ الْإِخْتِلَافُ فِي التَّوَابِعِ فَيَقِيلُ لَا يَسْتَرْطِ لَهُ الدَّاعِي وَالْأَخْبَرُ الْفَقَاءُ  
أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ دَاعٍ عَلَى مَا قَالَ الْمَصِّ وَالْدَّاعِي قَدْ يَكُونُ مِنْ أَخْبَارِ الْأَحَادِ أَوِ الْقِيَامِ  
وَفِي قَوْلِهِ قَدْ يَكُونُ إشارَةٌ إِلَى أَنَّ الدَّاعِي قَدْ يَكُونُ مِنَ الْكِتَابِ أَيْضًا أَيْ مَلْخَصًا  
أَوْ رَفْعَ الْغَفَارِينَ بِأَبَالِ الْجَمْعِ مِنْ هَذَا الْأَجْمَاعِ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ هَذَا صَاحِبًا إِلَى أَنْ قَالَ وَلَكِنَّ  
فِيهِ هَوَاءٌ وَلَا فُسْقَ أَيْ لَيْسَ صَاحِبُ بِدْعَةٍ يُدْعُو النَّاسَ إِلَيْهَا إِذْ لَيْسَ هُوَ مِنَ الْأَمَّةِ  
عَلَى الْإِطْلَاقِ وَسَقَطَتْ عَنِ النَّاسِ الشَّكُّ وَالشَّكُّ فَإِنَّهُ لَأَنْكَارٌ وَأَوْ الْعَقْلُ عَالِمًا  
بِقِيَمِهِ مَا يَتَعَقَّدُهُ وَمَعَ ذَلِكَ يُعَانِدُ الْحَقَّ وَيُكَابِرُهُ فَهُوَ الشَّكُّ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ وَافِرٌ  
الْعَقْلُ كَانَ سَفِيهًا إِذَا الشَّكُّ حَقًّا وَاضْطُرَّ إِلَى تَحْوِيلِهِ عَلَى فِعْلٍ مُخَالِفٍ لِلْعَقْلِ الْعَلِيِّ  
الَّتَامِلِ كَذَا فِي التَّوَضُّعِ وَصَحَّ شَيْءٌ لَا يَمْنَعُ أَنْ صَاحِبُ الْبِدْعَةِ إِنْ كَانَ مُطَهَّرًا كَمَا  
قَدْ يُتَعَدُّ بِقَوْلِهِمْ أَصْلًا وَلَا فَالْحُكْمُ كَمَا ذَكَرْتُمْ فِي التَّكْوِينِ بِأَنَّ الْمُبْتَدِعَ مِنْ أُمَّةٍ  
الذَّعْوَةُ دُونَ الْمَتَابِعَةِ كَالْكَفَّارِ وَمُطْلَقُ الْأِسْمِ لَا مَنَّةَ الْمَتَابِعَةِ الشَّهُودَ لَهَا  
بِالْعَصَةِ أَيْ أَوْ بِحَسَبِ الْأَبْرَارِ مِنْ بِي لَا يَحْجُوزُ أَنْ يُقِلَّ الْإِنْسَانُ فِي دِينِهِ الْأَمْرُ  
هُوَ مَقْصُودٌ وَهُوَ صَاحِبُ الشَّرِّ يُعَذِّبُ أَوْ مِنْ شَرِّهِ لَهُ صَاحِبُ الشَّرِّ يُعَذِّبُ الْخَيْرِ وَهُمْ  
الْعُرُونَ الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ أَفْضَتْ حِكْمَةُ الشَّارِعِ أَنْ يُخْتَصَّ كُلُّ قَوْمٍ مِنْهُمْ بِفَضِيلَةٍ  
إِلَى أَنْ قَالَ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا مِمَّا لَمْ يَقْعَمُ بِنَايَةٍ فِي زَمَانِهِمْ لَا بِالْفِعْلِ وَلَا بِالْقَوْلِ  
فَحِينَئِذٍ يَسْبِي لَهُ أَنْ يُنْظَرَ فِيهِ عَلَى مُقْتَضَى قَوَاعِدِهِمْ فِي الْأَحْكَامِ الثَّابِتَةِ عَنْهُمْ  
فَإِذَا كَانَ عَلَى مُقْتَضَى أَصُولِهِمْ يُقْبَلُ عَنْهُ وَلَا فَالْإِنْ كُلُّ مَنْ أَتَى بِعَدْوٍ  
يَقُولُ فِي بِدْعَةٍ إِنَّهَا مُسْتَحَبَّةٌ تَرْتَفِعُ عَلَى ذَلِكَ بِدَائِلِ خَائِنٍ عَنْ أَصُولِهِمْ  
فَذَلِكَ عَدْوٌ مُقْبُولٌ مِنْهُ لَكِنْ التَّعَلُّقُ وَالْإِفْتِدَاءُ بِالْغَيْرِ بِحُجْرٍ حَسَنِ الظَّنِّ

[illegible]

بابادیکھ کر محفوظ ہوتا اور رات کو جا کر ایک خانقاہ میں آرام کرتا اور تمام شب اگ سنتا اور سچے سوار  
 ہو کر جاتا نظر تک ویر شکار میں ہوتا تھا ہر روز ہی اوسکا ایام مولد تک معمول تھا اور کرتا تھا مجلس خاص میلاد کی  
 ایک سال ہر صبح الاول کی انھوں کو اور اکیس سال بارہویں کو بہ سبب اختلاف و آیات میلاد کے اور روز  
 قبل روز میلاد سے بی شمار اونٹ گائی بیل بکری بچے جمع کرواتا اور اونکو گاتے بچاتے کھیل تماشے  
 کرتے بچے ساتھ اپنے ایک میدان میں لیجا کر وہاں اونکو بچ کرتا اور دیکھیں چڑھواتا اور اقسام اور  
 انواع طرح کے کھانے پکواتا اور لوگوں کو کھلاتا اور شب مولد کو مجلس عام کرتا اور محراب سے فجر تک اگ  
 سنتا انتہی ٹٹھا اور ابن جوزی کے نواسے نے کتاب مراۃ البحمان میں لکھا ہی حکنی بعض من  
 حضر ساط المظفر فی بعض المولد انه عد فی ذلک السماط خمسة الاف و عشر  
 مشوی و عشرة الاف و جاحہ و مائة الف بربیہ و ثلثین الف صحن خلوا و یعمل  
 للصوفیۃ سناکاً من الظھر الی الفجر و یوقص بنفسه و کان یصرف حل المولد کل  
 سنة ثلث مائة الف دینار اور کہا ابن خلکان نے و لم یکن لہ لذتہ سوا السماء  
 انتہی اور فرمایا حضرت نے استماع الملاہی معصیۃ و الجلوس علیہا فسق و التلذذ  
 بہا کفر اور فرمایا حضرت نے ما رفع احد صوتا تغنیاً الا بعث الله تعالیٰ شیطانین علی  
 منکبہ یضربان باعقابہما علی صدرہ حتی یمسک کذا فی انیس الواعظین  
 و محال الس الا برار و ایضاً فی المحیال الس ان التغنی حرام فی جمیع الادیان و حکمی عن  
 ظہیر الدین المرغینانی ان من قال لہقرئی زماننا عند قراءۃ احسن تکفر  
 و یجوزون التحسین کفر ان قراءۃ هذا الزمان قلما یخلو قراءۃہم فی المجالس المحمدا  
 بن التغنی للناس و التغنی لما کان حراماً بالاجل کم کان قطعياً و لذلک قال صاحب  
 ذخیرۃ و الهدایۃ لا تقبل شہادۃ من یغنی للناس لانہ یجمعہم علی ارتکاب

نبیۃ فذلک کلامہ هذا علی ان استماع التغنی کبیرۃ فاذا کان استماع التغنی  
نبیۃ فکون التغنی کبیرۃ اولیٰ فتحسینہ بتخلیل الحرام القطعی وهو کفر انتہی  
کیف یتبع ویقتد بہ اور کہا جاوے کہ یہ عمل حریم شریعتین میں ہر اول اور دوم ہی اور فعل حسین  
ہائے لیے حجت ہی ایسے کہ عمل حریم مجاہدے لیے بھی تک حجت ہی کہ مخالف ہونا جس کے والا کچھ  
ہیں بلکہ رد ہی کیونکہ عبادت علی خیر منہج اہل سنت نظر شارع میں عبادت نہیں اور نہ اور ہر ثواب مرتب ہی  
دروہ عبت ہی اور عبت حرام ہی اور مرتکب و سکا داخل نہ رہی جیسے کہ اوپر کی دو حدیثوں میں  
ہی مضمون گذر چکا ہی اور اگر کیا حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کو ایسے وقت میں کہ ظاہر  
ہو جائے کہ بے وفیق حل کر لیا موافق سنت سنیدہ اور سیرت صحابہ کے نہ غیر اس کے کہ حدیث  
اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعة الحدیث میں اور کہا عبد السمیع بن سعید نے من  
کان مستنفا فلینکح من قدامت الحدیث میں ہی اگر کو مباح گذر چکا اور کہا صاحب  
النجویر ان یقلد الانسان فی دینہ الامم ہو معتصوم وهو صاحب الشریعۃ  
او من شہد کہ صاحب الشریعۃ بالخیر وہم القرون الثلاثۃ الذین اقصت  
حکمت الشاریع ان یختص کل قریۃ منهم فضیلۃ الی آخر ما قال اور یہ بھی ساتھ تفصیل کے  
اور گذر چکا ہی اور دوسری جگہ کتاب مذکور میں مذکور ہی فمن ادعی شیۃ حسن العادۃ والحدیث  
وکانها مختصا من هذا العلم یحتاج الی دلیل یصلح ان یتکون مختصا لک  
حادۃ اکثر البلاد وقول کثیر من الزہاد والعباد لیسر بما یصلح ان یتکون  
معارضۃ کلام الرسول علیہ السلام وکن لک الدلیل المختص هو الدلیل الشرعی  
من التکالیف الشنیۃ والاجماع الذی ہو مختص باہل الاجتہاد ومن لیس من  
اہل الاجتہاد من الزہاد والعباد فہو فی حکمہ اعمام لا یعتد بکلامہ الا ان

نیکون بموافقت الاصول و الكتاب المستند ان علی اور نقل کیا ہی ہوا ہے ہم عصر دین میں سے  
 بعضوں نے اپنے فتویٰ میں حضرت مجدد کے کتب و کتب کے نقل کیا آپ فتاویٰ غیاثیہ سے قال الشیخ  
 الامام الشہید لا نأخذ باستحسان مشائخ بکفر و ایمنا کاخذ بقول اصحابنا  
 المتقدمین لان الشامل في بلدة لا يدل على الجواز ما لم یکن علی الاستمرار  
 من الصدق الاول فیکون ذلك دلیلا علی تقریر النبی علیہ السلام ایانہم علی  
 ذلك فیکون شرعا منہ فاذ الکون کذا لیکون فکون محض لا اذا کان ذلك من  
 الناس کافذ فی البلد ان کلها لیکون اجتماعا و اجتماع محض الا ترى انهم  
 لو کمالوا علی بیع الخمر و علی الزبوا لایقینی باحلیل انتہی پس تعامل صدر اول فی حقیتہ  
 تقریر است از حضرت شایع و راجع است بہت مشک نیست کہ علم بتعال کا فائدہ انام و یمن جمیع قری  
 و بلدان از حیطہ بشری خارج پس برعہا پس شدہ و رواج یافتہ را تعامل خلق و استن و بہت حسن  
 و احتجاج بان حکم کردن چہ شاعتی است کہ آنسرش پیدا نیست ملا علی قاری در بدعات میں  
 محترمین سالہ مستقل تصنیف کردہ و صاحب بحر عمیق درین کتاب بیان مناسک حج جا بجا بدہشتی  
 آن بقعہ شریفہ یاد کردہ بادشاہ عصر خود را دعای توفیق بابات این شاعت سید بدہشتی آن کے  
 ست کہ در اول شب جمعہ بار حجب بعد مغرب و از ۱۲ رکعت بخواند با جماعت و ہر رکعت ۳ بار <sup>اللہ</sup> <sub>اکبر</sub>  
 و دو از ۱۲ بار تورو اخلاص تکرار میکنند و بعد فراغ ہفتا و بار درود بخیر البشری فرستند پس این نماز  
 اشل است بہ نسبت دیگر نمازهای جماعت تکرار سورہ اخلاص اگر کہ بار خواندن آن برابر یک ختم قرآن  
 است تکرار درود اگر فضائل آن نیز معلوم است و بار ثبوت آن از حدیث ضعیف مطعون کہ نقل کرد از  
 رزمین و صاحب جامع الاصول و معتبر داشت آنرا ابن صلاح کہ امام شہرانی آنرا از محمد بن اسماعیل  
 و ذوق القلوب و احیاء و غنیۃ الطالبین مذکور با وصف گذاردن آن ہزار بار علما و اولیا و صوفیہ و مشائخ

بشار و عاصم و سمن در بسیار اسرار و تعال فی انج شدن در حرمین مخبرین و توابع آن بدمین طبعین  
صاحبها الله عن کل عین شین از جهت بهبود نبودن آن زبان خیر القرون مشهور بها با بخیر و تخصیص نامش آن  
به شب جمعه اول ماه رجب اینقدر بدوزبون گردید که از محبت بدتر شد پس قیاس کنند که این مجلس بزرگ  
که از آن در عبادت بودن باورن در جبهت مسیح حدیث مرفوع اتفاقا چه جای اختلاقی نیز در آن  
دارد نیست نیز با بدعتهای دیگر مخلوط گردید و مکرر و نشود عاقل و اسهین حکم مسعوده الرضا  
بر منع این انعقاد محبت ساطع است که علمای هر چهار مذاهب این نماز را از بدعت مکرر قرار داده اند  
اما اسامی بعضی خفیان و غیره را در اینجا ذکر میکنم صاحب در مختار و زبیری و اشباه و حموی و حلبی  
و بحر الرائق و امداد المتعاضد و ابن حجاج و خطاوی و طوابع الانوار و در المختار و طریق محمد  
و شرح آن رجب بن احمد افندی و محاسن الاربار و ما ثبت من السنة و از شافعیه محمد الدین  
صاحب قلموس و امام نووی و امام یافعی و سید محشی مشکوت و از مالکیه احمد بن زروق مغربی و غیره  
انتی مختار اقسام الحروف عفا الله عنه و عن الدیه کهتاهی که فیعل اجامی حرمین شریفین کما  
بهمی نهین بلکه حرمین من مروج ہی و در راجع از اجماع من فرق کما من الغیاثیه و در الیناح من ہی و لیس  
درین مقام نکته ایست که بار یک الیناح آن درین جزو زمان پر ضرورت است آن ادراک امتیاز است  
در میان اجماع و در و اج بیانش آنکه در بعضی احیان بعضی از محدثات از قسم علوم و واردات یا افعال  
و اقوال بنا بر مصلحت وقت در ایل زمان بطریق عادت راجع میگردد و اخلاف ایشان آنرا از اسما  
نموده و بطریق رسم تلقی مینمایند و همچنین بر آن مدت طریقه میگردد و بعد مرورد و مودرتده شده آن امر در  
رسوم سلسله خواص و عوام مندرج میگردد و بر تارک آن طعن اخوان اقران متوجه میگردد پس جمهور را نام  
بنابر حقوق طعن و مدت در محافطت آن حد و حدیه مینمایند و بعد انتضای مدت مدیده چون در تقییس  
اصل آن از شریع کلام واقع میگردد و غیر از و اج مذکور هیچ اصلی بدست نمی آید چون منشأ آن

در وج تفتیش کرده میشود غیر از احسان بعضی از اسلاف تسبیح واضح نمیکرد و حال آنکه حکم شرعی آن امر  
اختلاف آن مختلف گردیده چه در زبان اسلاف بترتبه التزام و در وج نرسیده بود و در زمان اختلاف  
بسیب التزام و اشتباه بحدیث حقیقیه یا حکمی سیده همین معنی را در وج میگویم و در بعضی اخبار امر  
پیش می آید اهل زبان در پی تفتیش اصل آن از دلائل مبنیه و تحقیق حکم معالیم شرعیه بنظر است  
می افتد و بعد از تامل و تفکر و تامل در اصول مبنیه دلیلی صحیح از دلائل شرعیه که بر حکم شرعی آن  
امر دلالت داشته باشد در هیچ اهل زمان واضح میگردد و بنا بر توضیح آن دلیل بر ثبوت حکمی از حکام  
شرعیه برای آن امر مجتهدان آن زمان اتفاق مینمایند این اتفاق الجماع میگوید چون این  
مقدمه مبرهنه پس باید دانست که مجرور در وج چیزی که در این بعد قرون شش متحقق شده باشد  
آن چیز را از حدیث خارج نمیکرد و از بخلاف جماع که انعقاد جماع در هر قرن که واقع شود مستحب  
را در دایره سنت داخل میکرد و افراد دین بر آن است که مستند در باب جماع همین آیه کریمه است  
وَمَنْ كُنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ مِنْكُمْ سَابِقَةً لَكَ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمَوْضُوعِ  
فَوَلِّهِ مَا كَوْنًا وَنَصْلًا سَبْعًا وَسَاءَ مَصِيرًا پس در آیت کریمه مذکور نفی سبیل را  
بسی مؤیدین اضاف فرموده اند و لفظ مؤیدین مشتق است قاعده مقرر است که نسبت به چیزی که  
مشتق دلالت میکند بر عبودیت مانند مثلاً حکم بادشاه و حکم قاضی همون حکم را میگویند و اگر چه نسبت  
و حکومت صادر شده باشند از جهت مشوره و راه سلاطین و راه امرا و راه سپاهیان و راه علماء و راه  
مشائخ و راه اطباء همون امور را میگویند که اشخاص مذکورین آن امور را از جهت سلاطین و راه سپاهیان و علماء  
و شیخ طبابت اخذ کرده باشند مثل اکل و شرب و جماع و خواب و بول و برا و امثال آن از جهت  
بشریه که آن را راه اشخاص مذکورین میگویند چنانچه آیه کریمه هَذِهِ سَبِيلُ آدَمَ حَوْالِ اللَّهِ إِلَى  
بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعِيَ بران دلالت میدهد و چون این مقدمه مبرهنه پس باید دانست





بتفہیم المسائل وغیرہ علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اجماعاً نے اور تفہیم المسائل میں ہی راقم کو یہ  
 انعقاد مجلس مولودین تحسین و تخصیص خانی ذکر اہمیت نیست و فیصل در قرون ثلثہ مشہور ہوا باہم  
 یافتہ شد و ما را نظر بر قوت دلیل بایزہ بر کثرت اقوال امام ابو عبد اللہ کہ بلا علی قاری وغیرہ در اکثر  
 مقامات از وسع می جویند و در غل نوشتہ است و بمن مجاہد ما احدثوا من البدع مع عقاب  
 ان ذلک من اکبر العبادات و اظهر الشعائر ما یفعلون ذلک فی شہر الربیع الاول  
 من المولد و قد احتوی ذلک علی بدع و محرمات و تفصیل بع و محرمات مع  
 قلع و دہانم ان نوشتہ فان خلاصتہ و عمل طعام فقط و نومی بہ المولد و دوی  
 لایہ الاخوان و سلم من کل ما تقدم ذکرہ فهو بدعہ بنفسہم فقط  
 لان ذلک زیادہ فی الدین و لیس من عمل السلف المتقدّمین و اتباع السلف  
 اولی و کم یقول احد منہم انہ نومی المولد و نحن نسبح فیسعدنا ما وسعهم  
 انتہی اور تاج الدین فاکہانی نے اپنے رسالہ میں لکھا ہی لا علم لهذا المولد اصلاً  
 فی کتاب لا سننہ ولا یقول عن احد من علماء الاممۃ الذین هم القدرۃ  
 فی الدین الممسکون بانوار المتقدّمین بل هو بدعہ احدثها البطالون  
 و شہوۃ نفس اعتنی بہا الکمالون بدلیل انا ادرنا علیہا الاحکام الخمسة  
 قلنا ما ان یکون واجباً او مندوباً او مباحاً او مکروہاً او محرماً و لیس  
 بواجب لجماعاً و لا مندوباً و لا مکروہاً و لیس حقیقۃ المندوب ما طلب الشرع من غیر  
 ذم علی ترکہ و هذا المرید ان فیہ الشرع و لا فعلہ الصحابة و لا التابعون  
 المتدینون فیما علمت و هذا جوابی عنہ بین یدی اللہ عز و جل ان  
 عنہ سئلت و لا جائز ان یکون مباحاً لان الابتداء فی الدین لیس

مباحاً لاجتماع المسلمين فلم يبق إلا أن تكون مكرهاً أو حراماً انتهى  
من كهاى سئل القاضي عن مجلس مولد الشريف قال لا يعقد لأنه محدث وكل  
محدث ضلالة وكل ضلالة في النار وما يفعلون من التحكال على رأس كل حوله  
في شهر ربيع الأول ليس بشيء ويقومون عند ذكر مولد صلى الله عليه  
وسلم ويترعمون أن روحه صلى الله عليه وسلم يحيى وحاضره فرغمهم باطل  
بل هذا الإحتقاد شرك وقد منع الأئمة عن مثل هذا انتهى أورشع مؤيد  
من ريقول ليلة مولد صلى الله عليه وسلم أفضل من ليلة القدر من وجوه  
ثلاث الخ كهاى قوله أفضل من ليلة القدر ذكره وأمثل هذا في المفاضلة  
بأن ليلة الإسرائاء ليلة القدر وأجابوا أنه بأن ليلة الأسرائاء بالنسبة  
له صلى الله عليه وسلم أفضل وليلة القدر بالنسبة للأئمة أفضل وذكر  
ابن حجر السيوطي في مولده ما ذكره المصنف من الوجوه الثلاث ما نصه  
هذا غاية ما وجهه به هذا القول وفيه احتمال واحتجاج واستدلال  
بما لا ينتج المدعى لأنه إن أريد أن تلك الليلة ومثلها من كل سنة إلى  
القيامة أفضل من ليلة القدر فهذه الأفضلية لا ينتج ذلك كما هو  
جلي وإن أريد عين تلك الليلة فليكة القدر موجوده وإن فضلها في  
الأحاد يشد الصحيح على سائر ليالي السنة بعد الولادة بل المبعث بل العجوة  
فلم يكن اجتماعهما حتى يتأتى التفضل بينهما وإنما تلك انقضت وهذا  
باقية إلى يوم القيامة وقد نص الشارح على أفضليتها ولم يتعرض ليلة مولد  
ولا أمثالها بالتفضل لئلا فوجب علينا أن نقصر على ما جاء عنه

لَا تَبْكَ عَشِيَّتًا مِنْ عَيْنَيْ نَفْسِنَا الْفَاصِرَةِ عَنْ إِذْ رَأَى الْإِسْرَافَ فِي مَنَةِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَاؤِ سَلْمَتِنَا أَفْضَلِيَّةَ مَوْلِدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُنُّ لَكَ فَائِدَةٌ  
 إِذْ لَا فَائِدَةَ بِتَقْضِيلِ الْأَعْرَافِ مَنَةً إِلَّا بِفَضْلِ الْعَمَلِ فِيهَا وَأَمَّا تَقْضِيلُ ذَاتِ التَّوَكُّلِ  
 الَّذِي لَا يَكُونُ الْعَمَلُ فِيهِ فَلَيْسَ لَكَ فَائِدَةٌ أَنْتَهَى أَوْرِيَةَ بِاتِخُوِي مَعْلُومِ هُوِي كِه  
 فَضِيلَتِ كِسِي شِي كِي أَمُورِيْنِي مِن سِي نَهِيْن مَعْلُومِ هُوِي بِدُونِ بِنْدَانِي شَارِعِ كِي أَوْرِي شَارِعِ  
 نَهِيْن بِيَانِ كِي فَضِيلَتِ اِكْ كِي سِي نِهْ پَر سُو كُو نَكْر مَعْلُومِ هُوِي فَضِيلَتِ اِكْ كِي پَر نَهِيْن هِي حَكْمِ كَر نَاسِ  
 اِكْ كِي مَكْر حَكْمِ بِالْغَيْبِ أَوْرِيَةِ خَاصَّةً اِلَهِي كَارِي فَا فِهْمِ أَوْرِيَةِ خَاصَّةً اِلَهِي كَارِي مِيْن لَكْهِي هِي حِيْزِ كِه نَامِ  
 اَنْ مَوْلِدِي نَامِ اَز بَعْتِ سِت چِر رَسُوْلِ اِلَهِي عَلَيْهِ السَّلَامُ بَحْجَسِ رَا بَرِيْن نَفْرُودِه سِت چِر رَسُوْلِ  
 اَوْرِيَةِ اَنَّمِ وَنَهْ خُوْد اِيْنِ فَعِيْلِ كَرْدِه اِذَا اَنْتَهِيْ اَوْرِيَةِ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ الْفَاتَمِي رَحْمَةِ اِلَهِي اِيْنِي مَكْتُوبَاتِ  
 مِيْن لَكْهِي هِي اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُهْتَدِيْنَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اِلَهٌ لَقَدْ  
 جَاءَتْ رُسُلُنَا بِنَايَا الْحَقِّ وَعَلَيْهِمْ مِنَ الصَّلَاةِ اَتَمُّهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا كَيْفَ  
 اَتَمَّتْ كِه اَز رُوِي كَرَمِ نَامِ زِدَا اِيْنِ فَقِيْر سَاخْتِه بُوْدَن بُوْصُوْلِ اَنْ سَبْتِجِ وَسُرُوْر كَرْدِيْدِه جَزَا كِمِ اَلْحَمْدُ  
 خِيْر اَز اِلَاجِ يَافِتِه بُوْدِ كِه اَكْر چَا خِيْجِه مَالِهْ وَنَهْ سَاخِ مَتَمَّعْنِ مَعْلُومِ كِه مَرَادِ اَز قَصْدِ نَعْتِ اَشْعَارِ  
 خِيْر نَعْتِ خَوَاذِمِ سِت نِيْز بُوْد اَخُوِي اَعْرُفِي مِيْر مُحَمَّدِ نَعْمَانِ وَبَعْضِي يَارَانِ اَسْحَا كِه دُرُودِ اَتَمَّ نَحْرَتِ رَا  
 صَلِي اِلَهِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْدِه اَنَّا كِه اَزِيْن مَعْرُكِه مَوْلِدِ سَبَّارِ رَاضِي اَز بَرِيْن بَهَارِ كِي شَبُوْدَن مَوْلِدِ شِي كِي شَكْلِ سِت  
 مُحَمَّدِ اَكْر دُرُودِ اَعْتِبَارِ بُوْدَن مَنَامَاتِ اَعْتِبَارِ يَاشْتِ مَرِيْدَانِ رَا بَرِيْن اَنْ سَبْتِجِ اَحْتِيَاجِ نَبَا شَدُّ اَلْحَمْدُ  
 طَرِيْقِه اَز طَرِيقِ عِبْتِ اَمِي اَفْتِدِه كِه هَر مَرِيْدِي مَوَافِقِ وَقَالِعِ خُوْد اَمْرُ خَوَا هَدِ كَرْدِ وَمُطَابِقِ مَنَامَاتِ خُوْدِ  
 زَنْدِ كِي خَوَا يَدِ خُوْد اَنْ وَقَالِعِ وَمَنَامَاتِ مَوَافِقِ طَرِيقِ پَر يَاشْتِ يَاشْتِ وَنَهْ اَوْرِي بِنَا يُونُز بَرِيْن  
 تَقْدِيْرِ سَبْتِجِ پَرِيْ مَرِيْدِي بَرِيْمِ خُوْر دُوْ مَرِوْبِ اَلْهَوِي بُوْضِ خُوْدِ مُسْتَقِلِ مِيْگِرِدِ مَرِيْدِ سَابِقِ بَرِ اَز وَقَالِعِ

باز در دیر به نیم جوئی خرد و طالب کشیدید دولت حضور منلمات را امتنات اصنام می نمود  
و هیچ الفت با نهانی نماید شیطان دشمنی ست قوی نهیسان از کید او این نیستند و از کور و از زن  
و هر اسان انداز مبتدیان و در سلطان چو گوید غایتی فی الباب نهیسان مجنونان و از تسلط شیطان  
معتون بخلاف مبتدیان و سلطان پس قانع ایشان نمایان اعتماد نباشد و از کور دشمن این نبوده  
آور و دومی جگر اسی مکتوب بین لکهای که بنظر انصاف بیند که اگر فرما حضرت ایشان درین  
زمان درو نیازده میبودند که این مجلس اجتماع معتقد میباشد آیا باین امر راضی میشدند و این جمیع  
رای پسندند یا نه یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمیفرمودند بلکه انکار میفرمودند و مقتضای  
اعلام بود قبول کنند یا نکنند هیچ مضائقه نیست گفتن ایشان مشاجره و اگر مخدوم را و یا یاران آنجا  
بر همان وضع بستم باشند یا فقیران را از صحبت ایشان خیر از حرمان چاره نیست زیاده چه قصد بود  
و السلام اولاً و آخراً و حسن بن علی هندی سنی را از طریق السیة فی رد اهل البیت  
بین لکهای که مآخذة الصوفیة لکچوله من مجلس المولد فی شهر ربیع الاول  
لا اصل له فی الشرع بل هو بدعت مذمومة و فيها منابر کثیرة منها  
تخصیص یوم من الايام بفعل غیر معین و هو منصب الشارح و التخصیص  
من عند نفسه اذ جاء منصبه و القیاس علی التخصیص الشارح بدون علیه  
مشاركة لیس یصح علی انه یشرط فیہ الاجتهاد و منها فیه طعن و مذمه  
و ملامه علی السلف حیث لم یفعلوا فاعلا فیه خیر کثیر و بدل علی غایة الحجة  
بر رسول الله صلی الله علیه و سلم مع انها کثیرة فی حجة رسول الله صلی الله علیه  
و سلم و حیث لم یبین لامته امر فیه غایة محبة صلی الله علیه و سلم  
عین الايمان لیس علیه السلام لایه من احدکم بحق اکون احب

الْكِبَرِ مِنَ الْوِلْدَانِ وَلِكُلِّهِمُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ فَيُوجِبُ لِنَسَبَةِ الْبَحْلِ بِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 عَنْ مَا هُوَ غَايَةُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ بَلْ عَلَى اللَّهِ حَيْثُ لَمْ يَكُنْ شَرِيعَةً صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَكْوِيلِ شَرِيعَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ  
 أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَإِذَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَنَمَتُ كَلِمَةً  
 رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا وَمِنْهَا الشَّكُّ بِالنَّصَارَى مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُمْ يُسْطَوْنَ  
 يَوْمَئِذٍ مِنْ أَيَّامِ السَّنَةِ وَيَقُولُونَ هَذَا يَوْمٌ وَلَا دَارَ عِيشَةٍ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَالْهَقُّ  
 فَإِنَّهُمْ أَيْضًا يُسْطَوْنَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَيَّامِ السَّنَةِ وَيَقُولُونَ هَذَا يَوْمٌ وَلَا دَارَ كَهْنَةٍ  
 وَبِئْسَ يَوْمٌ يَوْمُ الْهَيْدِيَّةِ بِجَنَّتُمْ مِنْ أَنْتُمْ أَوْ نَظُمَ كَمَا كَوْنُكُمْ كَوْنُكُمْ

### اولاد حسن قزوچی نے راجست میں نظم

چند باتوں کو کیا بھان اشکار  
 یہ بھی بدعت سے غرض آبادی  
 ہو دین تعظیماً کھڑے سب خاموش  
 اور حضرت کا یہ ہی وقت ظہور  
 اس شہادت کو نہ سچے انی عجب  
 سامنے سب کے نہیں منظور  
 جس میں سمجھے حسن ہیں ہی و مسیح  
 اور بنیائی کی بھی ہی میں نے سنی  
 دوستی بے خود خود دشمنی  
 اہل بدعت کی یہی میراث ہی

الغرض بدعات تو ہیں بے شمار  
 مجلس مولد جو بھان ایجاد ہی  
 حل کے جب وضع کا آئے مقام  
 گویا حضرت آمنہ کا ہی حضور  
 اس ادب میں ہو گئے خود بے ادب  
 امر یہ پورے کا ہی دستور ہی  
 مرثیہ کی طرح ہی ناجو مسلح  
 روشن اس بدعت میں ہی یہ روشنی  
 کیا کہوں یہ دوستی کیسی بہی  
 انہیں نہیں بھی کیا احداث ہی

ایک بنی خانہ ہوا اللہ سبحانہ ہی  
 رافضیوں سے بھی یہ بڑھ کر ہوئے  
 کیا کہوں او کی بھلا میں جو ہر  
 دین میں جو ہر کوئی محنت ارمو  
 کیا ہے پھر قید ارشاد رسول  
 جو محبت سے کرے جائز وہ ہی  
 سیکردن خانہ غرض بنیاد ہوں  
 مذہب باطل ہوئے جتنے غرض  
 چھوڑ دی وہ قید کے تھے اس  
 کرتے ہیں ہر سال کفار ہنود  
 اور نصاریٰ میں یہی موجود ہی  
 کرتے ہیں یہ بھی بڑا دن سال میں  
 حضرت عیسیٰ بھی ہیں بیشک بنی  
 کس لیے الزام ہوا و نیز بھلا  
 بلکہ اول ہی بڑا دن چاہیے  
 حضرت عیسیٰ کے ہونے سے امید  
 حضرت ابراہیم تھے مرسل بنے  
 جب اعلیٰ تھے رسول پاک کے  
 اور کیا نہ ہو کر تائید ضرور

مدحت نوسے رکھی ہنسباد ہی  
 ان کے نقشے دیکھ کر وہ رو گئے  
 دل کے اندھے ہیں نہیں کچھ سمجھیں  
 جس کا جو دل چاہے سو طیار ہو  
 جو رسالت ہو گئی سب کو حصول  
 صاحب خانہ کی کیا حاجت رک  
 اہل خانہ سے نہ گو آباد ہوں  
 ان سمجھوں کی تھی یہی اہل مرض  
 ہو گیا ہر جائی ایجاد فقیر  
 اپنے بھان شادی کنھیا کا لود  
 حضرت عیسیٰ کا جو مولود ہی  
 من تشبہ قوم ہیں اعمال میں  
 ان کے بھی مولود کی ہی یہ خوشی  
 حضرت عیسیٰ کا ہی یہ دن بڑا  
 اپنے بھان لازم اسے ٹھہرائیے  
 اسمہ احمد ہوئی سب کو نوید  
 اور ابو الملت خطیل اسمہ تھے  
 یہی ظہور احمدی اوس اصل سے  
 حیف حضرت سنبھو اس کا ظہور

حقیقت میں یہ محبت ہو تمام  
 صدق سے صدیق نے اک سال بھی  
 حضرت فاروق مود النورین نے  
 حقیقت اس ماہ ربیع کی سب سے  
 یا محبت میں کہو اون کی تصور  
 اون میں یا ماہ ربیع آتا تھا  
 کوئی شق اس میں کہ وہم اختیار  
 کہ گئے یہ خاص خستہ المرسلین  
 فاقہ و العبدی ابا بکر و عمر  
 فیکم الثقلین لانی تارک  
 مجلس معراج جو دی ہی قرار  
 اہل دین سہتے ہیں خود انہم یہاں  
 ربیع وقتی ذکر بابانگ بلند  
 ہی بیان وعظ حضرت کا سیر  
 درس قرآن و احادیث رسول  
 جمعہ اور عیدین اس میں کیا ہیں کم  
 جتنے ہیں اعمال اس کے تمام  
 اجر ہیں اس میں رسول پاک کو  
 دشمن ہی سے کرے جو دوستی

وہ کیا اصحاب نے کیونکر نہ کام  
 مجلس مولودمان اصلائی  
 مرتضیٰ اور حضرت سبطین نے  
 کھوئی اور مجلس نکمی اون کیجا  
 یا عبادت میں کہو رکھتے فتور  
 رسم بدعت یا کہو بھاتا نہ تھا  
 چھوڑو بدعت یا ہو دل میں شرما  
 ہو مخاطب جانب اصحاب دین  
 اہل سنت ہیں اسی تقلید پر  
 ہی مخالف فی الضلالہ پاک  
 اس بیان میں او سکوبھی کرلو شما  
 ذکر حضرت میں ہمیشہ تر زبان  
 ہی رسول اللہ کو بس دل پسند  
 جس سے ہو معلوم سکون خیر و شر  
 ذکر حضرت اس میں ہی بیشک حصول  
 جو کرین ماہ ربیع ایجاب دہم  
 صدقہ و خیرات و صلوات و صیام  
 خاص او نکو غیر ممنون اجر ہو  
 ہی ہمیں سبر کا عہد و دوزخی

چھوڑ سکتے ہیں نہیں دنیاوی دون  
کب ہو ایسے شخص سے راضی رسول  
لائے ہیں تقسیم کا خر کی بربا  
جیفہ دنیا کے طالب یں کلاب  
مجلسوں میں جس سرد ہوتا ہی  
مجلس مولود کا ہی کار و بار  
جو کہ مولود کر ڈالیں منہ  
ہو تب میں کا کبھی ثانی نکاح

ہیں نصاریٰ کے یہاں خود سڑگون  
گو کرے مولود سون بو الفنون  
واسطے دنیا دون کے بے حیا  
انے کب خوش ہو رسول مستطاف  
چپکے دو محتاج کو کیا اس کا خر  
سنت نبوی سے ہی صد تنگ و عار  
ایک و سنت نہو جو بن میں عار  
انگ لا دین اس میں بدر اصراف

اور اسی کے موافق مولوی محمد شہزاد صاحب لکھنوی مرحوم مغفور نے اپنے بعض فتویٰ  
میں لکھا ہی چوتن در بلاد ہند مشرکین در تاریخ میلاد کشن مجمل ہر در منعقد کنند و امر اتوران  
و ایران بتاسی کفار ترک و ایران در تاریخ میلاد خود و بزرگان خود جشن نمایند درین دیار عسل  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم در تاریخ میلاد و نمودن موجب تشبیہت باریاب ہوا می باطلہ پس عبت  
قبیحہ خواہند و نیز آنا کہ درین بلاد مجمل میلاد پیغمبر علیہ السلام میکنند اعتقاد دارند کہ در کردن  
این امور در ماہ ربیع الاول ثواب زیادہ است از بجا آوردن آن در ماہ دیگر لہذا اگر در ماہ ربیع الاول  
شکرت باشد بہر پنج کہ تصور گردد از استقامت بربا و گدای دست پازدہ زر بہرست آرد  
و محفل منعقد سازند کہ در ضمن آن تکف حقوق واجبہ و ارتکاب امر نامشروع شود و در ماہ رمضان  
و یا عشرہ ذی الحجہ اگر تو نکر باشد و ذر فاضل از ضروریات مہیا باشد مجلس نبی آرایند و جب  
جز آن نیست کہ می پندارند کہ ثواب این خیرات در ماہ ربیع الاول زیادہ است از ثواب آن خیرات  
در ماہ مبارک رمضان عشرہ ذی الحجہ و این پندار مخالف نصوص نبی صلی اللہ علیہ السلام بالجملہ



وضع شریعت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام برہوت و خفیت است پس بدعت شریعت  
 در چیزی باشد کہ در آن سہولت و خفیت نبود و این البتہ قبیح بود و حسن انتہی اور در مختار کی اس  
 عبارت پر و اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام و ما یوقخہ  
 من الذراہم و الشہم و الزینث و نحو ہا الی ضرایح الاولیاء الکرام تقرُّباً الیہم  
 فہو با لا جناحہ باطل و حرام ما لم یقصدوا صرْفَہا للفقراء الا انما حاشیہ شامیہ  
 میں لکھا ہی اے کہ اگر نہ ہو تو صنیعۃ النذر للہ تعالیٰ للتقرُّب الیہ و یکنون فی کثر  
 الشہم مراد اہم فقرائہ کما مر و لا یخفی لہ الصرْفُ الی غیرہم کما مر سابقاً  
 لابد ان یتکون المنذور مما یصح بہ النذر کالصدقۃ بالذراہم و نحو ہا  
 اما لو نذر زینثاً لا یقادی قندیل فوق الشہم او فی المنارۃ کما تفعل النساء  
 من نذر الزینث لسیدی عبد القادر و توقد فی المنارۃ جہۃ الشرف  
 فہو باطل و اقبح و منہ النذر یقرأۃ المؤکد فی المنائر مع اشتمالہ علی  
 النساء و اللعیب و اہما ب نواب علی علی حضرتہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ  
 انتہی اور تحفہ اشاعریہ میں حضرت حجۃ اسد شاہ عبد الغزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی نوع  
 پانزدہم امثال متجددہ را یک چیز بعینہ دانستن و این ہم خلی بر ضعیف العقلان غلبہ اردو میں کہ  
 آب دریا و شعلہ چراغ و آب فوارہ را اکثر اشخاص یک آب و یک شعلہ خیال کنند و اکثر شیعہ عادت  
 خود و ہمک این خیال اند مثلاً روز عاشورہ در ہر سال کہ بیاید آزار و ز شہادت حضرت امام حسین رض  
 لگان برزد و احکام ماتم و نوحہ و شیون گریہ زاری و فغان بیقراری آغاز نہند مثل زمان کہ ہر  
 سال بریت خود این عمل نمایند حالانکہ عقل بالبدایت میداند کہ زمان امریال غیر قارست ہرگز  
 جزو اوشیات و قرار نگیرد و اعادہ سعد و محال شہادت حضرت امام حسین در روزی شدہ بود و اگر

انزان روز نهار دو و سه سال دارد و این روز را بان که در چه اتحاد و کدام مناسبت و روز عید  
 و عید النحر را برین قیاس نباید کرد که در اینجا میسر و شادی سال بسال متجددست یعنی ادما  
 روزه رمضان و ادای حج خانه کعبه که شکر النعمه المتجدده سال بسال فرحت و سرور نوید می شود  
 و این اعیاد و شرایع برین مبنی فاسد نیامده بلکه اکثر عقلا نیز روز نوروز و مهر جان و امثال این  
 تجدیدات و تغییرات آسمانی را عید گرفته اند که هر سال چیز نوید می شود و موجب تجدید  
 احکام می باشد و علی بن ابی طالب علیه السلام با شیعیان الدین و تصدیع عید و امثال ذلک می بینیم  
 و هم فاسدست از اینجا معلومست که روز نزول آیه النَوْمُ اَتَمَّ لَكَ لَكَ وَ يَنْكُرُ وَ اَتَمَّ لَكَ  
 عَلَيْكَ كَمْ نَعْمَتِي وَ رَضِيَتْ لَكَ الْاِسْلَامُ دِينًا وَ روز نزول وحی و شب معراج را در  
 در شرع عید قرار نداده اند و عید النضر و عید النحر را قرار داده اند و روز تولد و وفات مسیح نبی را  
 عید نگردانید و چرا صوم روز عاشورا که سال اول بموافقت یهود آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
 بجا آورده بودند مشوخ شد و برین مبنی است که و هم را دخلی نباشد بدون تجدید و تمت حقیقت  
 سرور و فرحت نمون یا نعم و مانع کردن خلاف عقل خالص از شوائب همست انتی او بعضی  
 هم مصرون جای منی جواس مجلس میلادیه است که از آیه که ردین تحریر کی می و همین گاهها  
 و فی الجاس و اما ما کان المقصود فی فعله علی علیه السلام من غیر  
 وجود المانع و مع ذلک لم یفعله و کما حدّثه تعزیر لدین الله تعالی را  
 لو کان فی مصلحه فعله علیه السلام و لکن لم یفعله و لم یحج علی علیه السلام  
 انه لیس فی مصلحه بل هو بدعة قبیحة و سبیه و ظاهرست که این عمل باوجود  
 مقتضی و عدم مانع که آن فرد عمت و عتق صحابه است چنانچه ثابت شده که حضرت صدیق اکبر  
 محبت و فرقت آن سرور پیش از آنکه میگرداند و اگر از دیگران چنانچه عتبه آن خواهد بود میبایست که غلبه

محبت این مجلس مولود را می آراست موجب سعادت و فرحت مبدانست و هم چنین خلقی نشسته  
بود دیگر صحابه چون با وجود نقضی و عدم مانع ازین اکابر این عمل صورت گرفت پس با حضور و موا  
قاعد مذکوره بودن آن بدعت مکرده و خارج از دین و مخالف طریق سلف صالحین <sup>علیهم السلام</sup>  
عنه جمیع ثبات گشت پس ترک آن موافق این اصل محکم اساس سنت است و فعل آن  
و مکرده و شیخ و بهی در تحت حدیث **أَمَّا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** میگوید اتباع هم چنانکه  
فعل لازمست در ترک نیز پس آنکه مواظبت نماید بر فعل آنچه که شارع مکرره باشد متبع بود و فی الجمله  
قال ابن الحاج **يَتَّبِعُ أَنْ يَمْنَعَ** الإمام ما أحدثه من المصاحفة بعد صلوة  
الصبح و بعد صلوة الجمعة و بعد صلوة العصر بل زاد بعضهم فعل ذلك بعد  
الطَّائِلَةِ الخمس و ذلك كله من البيع و هذا التصريح منهم بغير بالاجتماع  
فلا يجوز المخالفة و مذکوره التووی فی الاذکار و ان كان مشعرا یا احدا <sup>مختصا</sup>  
بعد صلوة العصر و الفجر فلا اصل له فی الشرع علی هذا الوجه لکن لا بأس به  
فا نظر کیف اعترف بان لا اصل له فی الشرع و بعد هذا الاعتراف لا یفید ما  
ذکره مقوله و کن لا بأس به لکن ما قال و لو لم یصح الفقهاء بکراهتها  
مل كانت مباحة فی نفسها لکننا فی هذا الزمان بکراهتها اذا و اطلب  
علیها الناس و اعتقدوها سنة لا مریة یحییث لا یجوز علی ترکها انتهى و  
من هذا فی الطريقة المحمدية الى ان قال و کامباح ادى لذلك فمکرره  
فقد افتی بعض الفقهاء لما شاع صیام ایام البیض فی زمانه بکراهته لئلا  
یودی الى اعتقاد الواجب مع قریبة صیامه و وجود الاخبار الکثیرة  
فیه فاما ظنک بالمکرره انتهى و فی باب الارتداد من الخیر انه الاقوال و الافعال

دلیل الاعتقاد انتہی و معلوم است کہ دین اعتقاد و اجتماع آن قد التزام و موافقت تمام  
 راہ یافتہ کہ بعضی شعار اسلام بالاعتقاد و تارکین بعلت و سیام را از دواہرہ اسلام خارج میکنند  
 اما تارک و مسکرا این مجلس و قیام را نزد یک ذکر تولد خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام خارج از دائرہ  
 دین اسلام اعتقاد میکنند چنانچہ مولوی منظر کریم و مولوی سلیمان احمد در تالیفات خود ذکر  
 نموده اند پس مؤمن متدین پاک عقیدت متبع سنت را باید کہ از مناقشہ و اختلاف بیرون رفته  
 و پاس فرمودہ خدا و رسول خود نموده این فعل را بگذارد و بجای آن در ہر جمعہ اکتا صلوٰۃ و سلام  
 کردہ باشد و روز پنجشنبہ و دو شنبہ و روزہ دارد کہ رسول کریم در آن روزہ میفرمود و تعرض  
 الاعمال کل اتین و الخلیس فاحب ان تعرض علی و انا صائم و ایضا سبیل عن صوم  
 یوم الاثنين فقال لا یوم ولدت فیہ و اس لی علی فبدا فنتی پس از حدیث مثل  
 عن صوم یوم الاثنين بر اثبات تمیز مجلس میلاد و مخصوص از ایام ربیع الاول استدلال  
 گرفتن با وصف فقدان شرط قیاس اہانت ہست احیای بدعت کردن است کما ہو ظاہر مثل  
 تہویر شمس و معارضہ و مقابلہ بآیات و احادیث و دلائل تو یہ جمہور فقہار نمودن است انتہی کہتا ہوں  
 بفضلہ تعالی کہ نہیں ثابت ہی شارع علیہ السلام ہے گیارہوین یا بارہوین ربیع الاول کی روزہ  
 رکھنا علت مذکورہ کی جہت ہے اور اگر ثابت ہی تو صرف ہر دو شنبہ کو ہر شمارے میں ہر سال کے  
 فقط روزہ رکھنا حضرت کے علت مذکورہ کی جہت ہے ثابت ہی سو اگر ایسے ہی انکو ولادت کی توجہ  
 کرنا مستحکم رہی تو ہر دو شنبہ کو ادا ہی شکر اس نعمت عظمیٰ میں روزہ رکھا کریں کہ فضیلت اتباع  
 کی ہانچہ سے بچنے یا اور ارتکاب بدعت نہ ہونے کے واسطے سکی برباد گناہ لازم ایسے کہ عبادت علی  
 غیر منہج السنہ نظر شارع میں عبادت نہیں سوای ظلمت حرمت کے کما علمت اور علاوہ اسکے اگر کوئی  
 مجلس میں خیر ہوئی تو خود حضرت یا صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین بھی اسکو بجا لاتے جیسے کہ روزہ

رکھنا حضرت کے اور صحابہؓ غیرہ سے اسی علت کی جہت سے ثابت ہوا ہی پھر کون کی خبر حضرت  
 کو مانع تھی کہ روزہ تو ہر دو شنبہ کو اس جہت سے رکھا کرتے اور مجلس خاص مہینے ربیع الاول روز  
 ولادت میں کرتے مگر یہی کہ معاذ اللہ بڑھ گئی سمجھ ان لوگوں کی حضرت کی سمجھ پر اور درپردہ دعویٰ  
 شاعری کا کہ شنبہ کے کمال شنبہ بدعت کو نیک سمجھ کر اور چھوٹے شنبہ سنت کو بد سمجھ کر بچاؤ کے لئے  
 شومی ایسے عقیدہ فاسدہ سے کہ منہ ہی یہ قہر الہی کا بیت از شراب مہر چوں سستی دہی +  
 نیست ہمارا سورت ہستی دہی + اور اوپر معلوم ہو چکا ہی یہ امر کہ تخصیص کسی ایام اور زمانہ کی  
 زمانوں سے عبادت کے لئے اور کسی ہیئت صورت کی بہتہ و صورت میں سے عبادت کے لئے رکھنا  
 اور ٹھہر دینا کام شارع علیہ السلام کا ہی سو جو ایام و روز کہ معین مقرر ہوئے شارع سے کسی  
 عبادت کے لئے اور جو صورت اور ہیئت کہ منظور و مقرر ہوئی کسی عبادت کے لئے تو چاہیے  
 کہ اس ایام زمانہ میں اسی طور مقرر منقول پر اوصل ناظر کو ادا کرے اور یہی لافے والا  
 درپردہ دعویٰ شارع ہونے کا ہی سو دو شنبہ میں بلا تعین ماہ وغیرہ کے ہر اٹھوارہ میں ہر  
 روزہ رکھنا حضرت کے علت مذکورہ کی جہت سے ثابت ہوا ہی تو چاہیے کہ اب ہر سلمان متدین  
 موافق اسی سنت حضرت کے ہر دو شنبہ کو روزہ رکھ لیا کرے اور دائرہ امت اجابت میں داخل ہے  
 اور سوا اسکے اور ایک یہ بات ہی کہ جو چیز یا وجود داعی کے اور غیر مانع کے زمانہ حضرت میں پائی  
 خاصے اور اب اسکا احداث اسی داعی کے جہت سے کیا جاوے تو وہ چیز محدثہ مردود اور مردود  
 مراہی کا ہی کام مراب کچھو کیا سبب تھا کہ حضرت نے روزہ تو ہر دو شنبہ اپنی ولادت کے شکار وغیرہ  
 میں کھا اور مجلس مولود یہ ہیئت کذا یہ مکر سے اور اب اسکا احداث ہوا مگر بھی کہ نہیں ہی یہ  
 مکر اسر ظلت اور سبج کہ احداث فی الدین ہی ایسے کہا ہی محققین نے کہ وہ من الشرع  
 ان یکن من الا انسان فی ید النبی واصحابہ کالاحسنی فی ید القائد

سو میں کو چاہیے کہ اقوال و افعال میں پیروی کا تہذیب و اسلام کی کہ وہ حضرت ساجد اور صاحب  
 اعلام کو رام ہیں باہم افسوس تہذیب و لوئی شان میں اچھی اپنے پر واجب لازم جانے سو  
 جسے یہ لوگ حضرت کے ذکر حالات و مقامات وغیرہ کا ہر آن دہر لحظہ بدوئی کئی شخص کے تہذیب  
 محدثہ بعد سے کیا کرتے ہیں ایسے اب ہر وقت دہر آن میں ذکر حالات و مقامات حضرت  
 خیر البشر کا بلا کسی شخص ایام دہیے نے کیا کرے کہ سر ہر موجب سعادت و شہر بركات ہی  
 راہ سنت و بدعت میں لکھا ہی اب دیکھو کہ حضرت امام کے لیے کھانا پکانا اور بھوکوں کو  
 دیا اور اس کا ثواب و نیکو دنیا ثواب کی بات ہی مگر خاص محرم کا مہینا مقرر کر لینا بدعت ہی ہے  
 کسی کام کے لیے کوئی دن یا جہیز یا وقت مقرر کرنا تو شرع کا کام تھا تو پھر جس شخص نے  
 کہ حضرت امام حسین کے فاتحہ کو محرم کا مہینا اپنی طرف سے مقرر کر لیا اس نے شریعت میں ایک  
 نئی بات نکالی اور شریعت میں نئی بات کا نکالنا بدعت ہی اسی طرح جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا ذکر کرنا اور ان کے حالات اور سوانح عمری کے بیان کرنا اور ان کی عادتوں اور عبادتوں  
 اور خصلتوں کا یاد کرنا اور جہان کی سعادت ہی مگر اب مولود شریف کی مجلس جو اپنی طرف سے بات  
 شہرانی ہی کہ بارہ وفات ہی کا مہینا ہو اور خواہ اور حالات اب کے بیان کیے جاویں  
 یا کئے جاویں مگر حضرت کے پیدا ہونیکا حال بیان کیا جائے یہ باتیں مقرر کر لینی شرع میں نہیں  
 اس سبب اسکا اپنی طرف سے مقرر کر لینا بدعت ہی انتہی اور لکھا ہی بعض مبصرین ہمارے  
 نے اس باب میں فی زمانہ کہ انعقاد مجلس مبارک یا تہذیب و تقدیر کہ بعد التزام روح و شمار  
 و رسم شہرست و نیز دیگر برعات و دران راہ یافتہ ست کہ اران جملہ رقص و منوہ جہلہ ست احتیاج و شہرست  
 ہوتی بھائی عقل و حواس چاہیہ چشم و در قرآن و سواد از شخصی کہ درین ماست ہو و در بارہ ست  
 هَذَا مَا لِلَّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الظُّلُمِ الْمُسْتَعْبِدِ وَدَسْكَتْ لِي بَرْدِ دُخَانِي عِلَاقِ بَرَانِ عَقْلِي

ذُنُوبَهُمْ وَأَوْفَوْا بِهَذَا صِلَاً لِكُلِّ شَيْءٍ جَزَاءً أَنْ جَاءَ اسْتِجَابَ أَنْ ثَابِتٌ لَمْ يَشُدَّ وَوَلَكِنْ أَيْنَ لَمْ يَكُنْ  
 وَبَعَثَ سَيِّئَةً سَتَ هَمِينَ حَقٍّ وَصَوَابٌ زَكَاةً دِينِيَّةً قَوَاعِدَ شَرْعِيَّةً مَعْنُومَةً مَشْرُوعَةً فَيُشِيرُ عِبَادِي  
 الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ  
 وَأُولَئِكَ هُمُ أُولُو الْأَلْبَابِ غَرَضُكَ ذِكْرُ كَارِ مَثُورَةٍ عِبَادَتِ حَسَنِ لَذَاتِهِ هِيَ أَوْفَرُكَ  
 سَيِّدًا وَحَضْرَتِ خَيْرِ الْبَشَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُلُوحٌ كَامِجٌ لَذِكْرِ كَارِ مَثُورَةٍ سَيِّدِ أَوْ حَسْبِ شَامِلِ هَوْنٍ بِرِغَاتِ  
 كَوْنِ قَبِيحٍ لَغِيرِهِ هَوْنٍ كَيْ شَلَّ صَوْمِ أَيَّامٍ مُحَرَّمَةٍ لِلصَّوْمِ كَيْ فِي نَفْسِهِ صَوْمِ عِبَادَتِ حَسَنِ لَذَاتِهِ هِيَ  
 قَبِيحٍ لَغِيرِهِ سَبَبٌ رُكْنٌ أَوْ كَيْ كَيْ أَيَّامٍ مُحَرَّمَةٍ لِلصَّوْمِ مِنْ هِيَ ابْجَابِ قَسْمِ سَيِّدِ سَيِّدِ وَهْ خَالِصٌ هُوَ كَيْ  
 وَهِيَ حَسَنِ أَوْ سَمِينِ بَاقِي هِيَ هِيَ ذِكْرُ سَيِّدِ وَحَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ فِي نَفْسِهِ حَسَنِ مَحْمُودِ وَعِبَادَتِ  
 هِيَ حَسْبِ مَوْلِ بَدْعَاتِ قَبِيحٍ كَا سَمِينِ هُوَ كَيْ وَهِيَ قَبِيحٍ كَا سَمِينِ أَلِيَا أَوْ هُوَ كَيْ قَبِيحٍ لَغِيرِهِ هُوَ حَسْبِ  
 أُولِ بَدْعَاتِ مُحَرَّمَةٍ سَيِّدِ خَالِصٌ هُوَ كَيْ وَهِيَ حَسَنِ أَوْ كَا سَمِينِ بَاقِي هِيَ حَسْبِ نَظَرِ هِيَ كَيْ طَرَفِ أَتَا  
 كَيْ هِيَ صَاحِبِ طَرِيقَةِ مُحَمَّدٍ أَوْ شَاحِجِ نَظَرِ أَوْ كَيْ كَيْ صَاحِبِ طَرِيقَةِ مُحَمَّدٍ نَظَرِ بَيَانِ بَدْعَاتِ  
 مِمَّنْ أَمِنَ مَنِهَاتِ مِمَّنْ وَالْعَاشِرَةُ أَجْمَاعُ النِّسَاءِ وَتَوْحِيدُهُنَّ بِالْجَهْدِ وَخُلُوقُهُنَّ فِي  
 بَيْتِ أَجْنَبِيٍّ وَخُرُوجُهُنَّ لِلتَّكْنِيَّةِ وَالتَّكْنِيَّةِ وَالْعِيَادَةِ وَزِيَارَةِ الصُّبْحِ وَالْمَدِينَةِ  
 إِذَا كَانَ لِلْأَجْنَبِيِّ وَقَرَأَ تِلْكَ مَوْلَاكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَهْدِ حَسْبِ  
 يَسْمَعُ الرِّجَالُ مِنْ خَارِجِ الْبَيْتِ خُصُوصًا لَذَاتِ الْأَزْوَاجِ وَالشَّوَابِ مَعَ الزَّوْجِ  
 وَالطَّبِيبِ أَوْ كَمَا شَاحِجِ نَظَرِ أَوْ كَيْ وَأَمَّا أَجْمَاعُ النِّسَاءِ وَمَوْلَاكَ تِلْكَ وَتَوْحِيدُهُنَّ  
 فَقَدْ ذَكَرَ الشَّعْرَانِيُّ فِي تَنْبِيهِهِ قَالَ ابْنُ الْحَكَّاجِ وَمِنْ جُمْلَةِ مَا أَحَدَثُوهُ مِنْ  
 الْبِدْعَةِ مَعَ اعْتِقَادِهِمْ أَنَّ أَكْبَرَ الْعِبَادَاتِ مَا يَفْعَلُونَ مِنَ الْمَوْلَا وَقَدْ حَقَّقَ  
 لَكَ عَلَى بَدْعٍ وَحَرَّمَ مَا فِيهَا اسْتَعْمَالُهَا الْمَغَانِي وَالنَّغْنَى وَحُضُورُ الْمَوْلَا

وَرَوَى السَّائِدُ وَغَيْرُهُ مِنْ الْمُفَاسِدِ اَنْتَهَى سَوْرَتِ مَنْ يَكُ عَقِيدَهُ وَكَوْلًا لَمْ يُوَافِقْ  
ہے کہ ذکر میلاد حضرت خیر البشر کو کہ عبادت ہی عبادت ہی کے طہ پر اور سو کیا کرے یعنی جسے اور  
عبادت میں مثل نماز روزہ و تلاوت قرآن مجید و حدیث شریف ذکر و وعظ و زیارت وغیرہ کے  
اسکا بھی بیان کیا کرے مگر کسی قید اور تخصیص خاص کے بموجب الدین الیٰ الصبیحہ کے کہ اگر کوئی  
کو حضرت کا احوال خیر مال سنانا اور انکو اور سیر آگاہ کرنا اور اوپر رعبت لانا مقصود و شارع  
علیہ السلام کا ہی قہذا ہو المدعی اور عکس اسکا موجب قرآن و ہال کبھی حکام اور علاوہ ان سب سے بھی  
کہ فرمایا حضرت علی السدی سلم نے دَعَا مَا يُرِيْبُكَ اِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ قَالَ مَا مَامُ الْمُحْتَمِلِ  
خَاتَمُ الْمُحَدَّثِينَ حَبَّةُ اَسِهٍ فِي الْاَرْضِ صَبْرٌ مَوْلَانَا السَّيِّحُ عَبْدُ الْعَزِيزِ رَضِيَ اَنْ السُّنَّةُ  
قَدْ تَعَارَضَ فِيهَا الْوُجُوهُ فَمِنْ هُجُوْزٍ وَمِنْ مَا يَجِ فَاَلْسُنُهُ حَبِيْثَةٌ لَا يَسْتَبِيْهُ  
وَالْاِحْتِيَاظُ وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا مَا يُرِيْبُكَ اِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ اِلَّا اَوْ فَرَايَا حَضْرَتِ  
نَا تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُوْا مَا تَمْسُكُمُ مِنْ حِمَا كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّتِهِ  
رَسُوْلُهُ قَالَ ابْنُ اَتْمَامٍ فِي تَحْرِيرِ الْاَصُوْلِ اِنَّ النَّصَّ الدَّالَّ عَلَى الْكُرَاهَةِ  
اَوْ عَلَى التَّحْرِيمِ يَرْجَحُ عَلَى النَّصِّ الدَّالِّ عَلَى الْاِبَاحَةِ هَكَذَا حَقَّقَ بَعْضُ خَلَائِكِ  
فِي تَحْرِيرِهِ اورد مختار میں بیج بیان سنت فجر کے ہی کہ ان تَرَكَ الْمَكْرُوْهَ مُقَدَّمًا عَلَى السُّنَّةِ  
اور نور الانوار میں ہی الْمُبِيْحُ وَالْحَرَامُ اِذَا تَعَارَضَا يَرْجَحُ الْحَرَامُ سَوَابِغُ مَعْنَى  
ہو گئی یہ بات کہ جو چیز متروکہ ہو در بیان سنت اور مکروہ کے اور حرام اور مباح کے پس اسکا  
کرنا حرام اور مکربا واجب ہی ہو کیا حال ہی اس چیز کا کہ متروکہ ہو وہ در بیان اباحت  
مزعوم ادعای اور پر عبت سیدہ قبیحہ مذمومہ محمد کے مگر یہی کہ ترک اسکا بطریق اولیٰ واجب  
لازم ہی سواب موشین پاک دین کو لازم اور تم ہی کہ جلد اپنے اس عقیدہ کا دست توہر کے



ذکر نیاد کو کہ مجملہ عبادات کے ہی بدون تمیز و قیاس متبعہ کے مثل سب عبادات کے بلا تخصیص  
 کے تفصیلات ناشروع سے بجایا کرین کہ موافق ہو طریقت سنت کے اور مخالف ہو راہ مبتدعین  
 کے تاکہ داخل ہو شارة سَفَرٍ اُمِّيٍّ حَلٰی ثَلَاثٌ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كَلَّمَهُمْ فِي الدَّارِ  
 الْاُولٰٓئِہٖ وَ اَحَدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْكَ وَ اصْحَابِيْ كُلُّ اُمِّيٍّ  
 يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْاُولٰٓئِہٖ مِنْ اَبِي قِيْلٍ وَ مِنْ اَبِي قَالَ مَنْ اطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ  
 مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبَىٰ اَوْ لَا يُوْفُوْا مِنْ اَحَدٍ وَ حَتّٰى يَكُوْنُ هٰذَا تَبَعًا لِمَا جِئْتُ  
 اُوْرِيْكُمْ ثُمَّ سَلَّكَ لِيْسَنِيْ عِنْدَ نَسَاكِ اُمِّيٍّ فَلَهٗ اَجْرٌ مِّمَّا تَمَّ شَهِيدٌ اُوْرِيْ رَحِمَ اللّٰهُ  
 عَلٰى خُلَفَآءٍ قِيْلَ وَ مِنْ خُلَفَآءٍ لَّهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُلَاسِيٍّ وَ  
 يَعْلَمُوْنَ تَحَاثُّوا لَكَ اُوْرِيْ رُوْدُ جَبْضٍ اُوْلٰٓئِہٖ اللّٰهُ تَعَالٰی کے اس باب میں مکاشفات الہام  
 بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے مکاشفہ و الہام میں اسکا حسن دریافت  
 کیا اور اس فعل کو مع فاعلین کے رحمت حق سبحانہ تعالیٰ میں غوطہ زن پایا تو جواب  
 اسکا یہ ہی کہ مکاشفات و الہامات غیر انبیاء علیہم السلام کے شرع میں حجت نہیں ہیں  
 فتح الغفار شرح منار میں ہی بخلاف الہام الاوْلٰٓئِہٖ فَاِنَّہٗ لَا يَكُوْنُ حُجَّةً  
 عَلٰى غَيْرِہٖ اُوْر اُس کے جا کر کہتا ہی بخلاف الہام غَیْرِہٖ فَضِیْہٖ اَقْوَالُ شَاہِدِہٖا  
 اَلْحَمْدُ اِنَّہٗ لَا حُجَّةَ عَلَیْہِہٖ وَ لَا عَلٰى غَیْرِہٖ اِنْتہٰی اور ایک جواب اسکا حضرت  
 مجدد الف ثانی شیخ احمد سہروردی کے مکتوبات سے گذر چکا فَافْهَمُوْا بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ  
 وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



محبید خدا می را که اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولیه وادبروا  
 نامحمد ودر پیغمبریکه و ما محمد واولی الامر من بعد محمد واطیعوا  
 نماز که درین زمان برکب تو امان بتاریخ بنیستم شهر صفر المظفر ۱۲۸۳ هجری این کتاب  
 لاجواب مصنفه جناب مستطاب حامی دین اسلام هادی انام صاحب شوکت  
 عظمت والی ملک و دولت شریعت پناه حقیقت آگاه نواب عین الدوله  
 وزیر الملک محمد علی خان بهادر والی ریاست محله آباد عرف ثونک

در مطبع جناب عالی مناقب منشی نول کشور صاحب

مطبوع گشته با ختام رسید و شائع شده

فیضان مستفیضان گردید

الحمد لله علی کل

